برای ملاحظه شیعیان

باسمه سبحانه تعالی

الحمد لله الملک المنان که درین زمان سعادت اقتران وآوان برکات

تواماں نسخهٔ

مثنوی نظم رهنما

در معجزات آئمهٔ هدی علیهم السلام

تصنیف شریف عالی النسب والاحسب منیع الشان رفیع المکان

نواب سید محمد حسین خان صاحب بهادر دام اقباله بتاریخ ۲۷ ماه رجب سنه ۱۳۱۳ھ

بمقام لکھنؤ

مطبوعه مطبع اثنا عشری

سید عابد علی

قیمت فی جلد ۵ر   تعداد طبع ۶۰۰

بعون صانع مکین و مکان بفضل خلاق زمین و اسمان

درین زمان برکات توامان مسعادات اقتران کتاب مستطاب متضمن

بمعجزات حضرات آئمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین نسخہ متبرکہ یعنی

مثنوی نظم رہنما

۱۲۸۶

تصنیف شریف فخر روزگار زار دیندار عالیجناب نواب سید محمد حسین خان بہادر

المتخلص بہ امیر شاگرد رشید افصح الفصحا جناب میر نواب صاحب مونس مرحوم

مطبوعہ مطبع اثنا عشری سید عابد علی رضوی طبع پوشید

قیمت فی جلد ۵/ جملہ حقوق محفوظ تعداد طبع ۲۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھون حمد خالق مری کیا مجال / کہ دی ہے اوسی نے زبان مقال
صفات نبیؐ و علیؑ کا بیان / کرون نظم میری یہ طاقت کہان
مگر ہے خدا کا یہ فضل و کرم / کرے حمد اور نعت عاجز رقم
نہین اسکی مضمون کوئی اب سوا / رقم ہو حدیث رسولؐ خدا
یہ موزون جو کرتا ہے ذہن رسا / حبیب خدا نے ہے اکثر کہا
خدا کا شناسا خفی و جلی / نہین کوئی لیکن نبیؐ و علیؑ
مرا بھی شناسا نہین ہے کوئی / مگر ہین شناسا خداؐ و علیؑ
علی کا شناسا بھی کوئی نہین / بغیر از خدا و رسولؐ مبین
خدا سے امیر اب یہ کر التجا / کہ ناچیز بندہ ہون یارب ترا
معاصی ہون مین بندۂ خاکسار / تو غفار و راحم ہے پروردگار
مگر بوترابی جو مشہور ہون / ترے فضل و رحمت پہ مغرور ہون

تیرا لطف کیا کم ہے یہ اے خدا | کہ حیدر کے شیعون مین پیدا کیا
وہ حیدر جہان جسکا محتاج ہے | غنی ہے دو عالم کا سرتاج ہے
سبھی خدا سب سے اولا علیؑ | وہ اعلی ہے اور میرا مولا علیؑ
علی بعد احمدؐ ہین مسند نشین | امیر امم خسرو مومنین
جہان مین ہے ابر کرم انکی ذات | انہین کے وسیلے سے ہوگی نجات
تیرا رحم و الطاف کیا کیا نہین | عجب نعمتین جسم خاکی کو دین
مین کرتا ہون سب نعمتونکا بیان | وہ یہ ہین عطاے خداوند جان
سر و چشم و بینی زبان و دہن | رخ و دست و پا و گلو و ذقن
دیے اسلیئے یہ زبان و دہن | کہ ہر دم کرون مدحت پنجتن
دیا اور تونے یہ اعلی مقام | کہ مین ہون علیؑ ولی کا غلام
بس اب مطلب دل پہ آتا ہون مین | جو موزون کیا ہے سناتا ہون مین
فن نظم مین کچھ مین کامل نہین | کوئی مجھسا ناقص نہوگا کہین
نہین قابل مدح میرا کلام | لطائف سی خالی ہے یہ لا کلام
مگر ہے جو مطبوع خلق خدا | یہ باعث ہے اصلاح اوستاد کا
دیار سخن مین یگانہ ہین یہ | بلاشک فصیح زمانہ ہین یہ
کرون کیا مین اونکے سخن کا بیان | کہ دھوئی ہو کوثر سے جنکی زبان
مقر ہین سبھی قدردان سخن | کہ اونسے دوبالا ہے شان سخن
صفا انکی بندش ہے رنگین کلام | یہین ختم ہے نظم کا انتظام
ثناخوان بستان آل رسولؐ | نظر کردۂ مرتضی و بتول
شناساے نظم بیاض انیس | یہ ہین عندلیب ریاض انیس
کرین انس انسی نہ کیون خاص و عام | کہ ہے مونس الذاکرین انکا نام

وہ طبع رواں ہے کہ دریا خجل
گہر پاے معنی کا معدن ہے دل

خزانہ ہے مضمون کا گویا دہن
جواہر او گلتے ہین وقت سخن

سخن کے ہین شہرے بہت دور دور
پھر اسپر تکبر ہے کچھ نہ غرور

ہر ایک کے ہین مونس یہ عالی نسب
خلیق انکے جد و پدر بھی تھی سب

حسد انکے گھر کا فقرینہ نہین
دل آئینہ ہے بغض و کینہ نہین

یہ سب ذی شرف ہین نبی فاطمہ
محبت مروت کا ہے خاتمہ

امام دو عالم کے دلبند ہین
یہ قرآن ناطق کے فرزند ہین

بس اب مختصر کر یہ نظم بلند
کہ اپنی ثنا ہی انہین ناپسند

فروتن ہین یہ سب یہی مشہور ہے
وہ لکھ اب جو کچھ تجکو منظور ہے

کہ در پیش ہے یہان سے عزم عظیم
کرے گا مدد تیرے رب کریم

معجزہ اول جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

حدیثون مین تاریخ سے ہے یہ لکھے
کہ تھی چودھوین رات ذی حجہ کی

قریشی جو تھے تیرہ دل کینہ خواہ
وہ اوس شب کو حاضر ہوی پیش شاہ

یہ کی عرض سب نے کہ یا شاہ دین
رسول خدا سرور مومنین

اگر قدر ہے آپ کی پیش رب
تو کرتے ہین یہ معجزہ ہم طلب

قمر سے یہ کہئے کہ ہووے دو نیم
دکھا دیجیے سب کو یہ امر عظیم

قریشون نے حضرت سے جب یہ کہا
تو جبرئیل لائے یہ حکم خدا

کہ یا شاہ بعد از درود و سلام
دیا ہے یہ رب علا نے پیام

کہ ہر شی کو ہے حکم ہمنے دیا
مطیع محمد رہو تم سدا

یہ سنتے ہی دیکھا سوی آسمان
نبی نے کہا یہ قمر سے کہ ہان

برابر ہو دو ٹکڑے اے ماہتاب
کہ دیکھین یہ اعجاز سب شیخ و شاب

یہ سنکر رسول خدا کا کلام | برابر تھا دو ٹکڑے ماہ تمام
پیمبر نے تب اپنے سر کو جھکا | زمین پر کیا سجدہ حق ادا
اوٹھے سجدہ حق سے جسدم نبی | قریشیون نے پھر شہ سے یہ عرض کی
دوبارہ اسی شکل پاشاہ ہو | کہ پھر اپنی حالت پہ یہ ماہ ہو
اشارا کیا اوسکو شہ نے شتاب | برابر ہو ملکے پھر ماہتاب
کہا سب نے تب قسم قدم پر گرین | مسافر جو شام و یمن کے پھرین
کہین ہم سے آکر وہ بے اشتباہ | کہ ہمنے بھی دیکھا ہے دو ٹکڑے ماہ
تو اعجاز حضرت کا مانینگے ہم | نہین سحر پھر اسکو جانینگے ہم
کئی دن کے عرصے مین مطلب ملا | ہوا داخل شہر اک قافلا
وہ شام و یمن کے مسافر تھے سب | لگے پوچھنے حال اونسے عرب
کہا سب نے اوس شب یہ تھا ماجرا | کہ دو ہو کے مہتاب پھر مل گیا
پھر اوس مین سے اک شخص نے یہ کہا | میرے اس سخن کا ہے شاہد خدا
یہ اون دو نون ٹکڑون مین تھا فاصلا | کہ حرا جبل بیچ مین اونکے تھا
خبر کہہ کے چلے سب مسافر جب | گھرون مین گئے اپنے یہانسے عرب

معجزہ دوم پیشانی جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ ملائی باقر جو تھے مجلسی | کہ حق الیقین ہے جنھون نے لکھی
اوسی مین رقم ہے یہ احوال سب | جو موزون مین کرتا ہون اعجاز اب
نبی کے جو ہین جسم کے معجزے | ہے تفصیل اونکی کہ جو بین تھے
سے اونمین سے اول تو نور جبین | کہ تھا چاند بھی ماند اوس سے کہین
چمکتا تھا نور جبین اسقدر | کہ تابندہ ہوتے تھے دیوار و در

معجزہ خوشبو جسم مبارک

ہے اب دوسری معجزے کا بیان
کہ خوشبو تھی حضرت سے ایسی عیان

جدھر سے گذرتے تھے شاہ زمان
تو دور و نزدیک تھی خوشبو وہان

یہ سمجھی جو گذرے ادھر شیخ و شاب
ادھر سے گئے ہین رسالت مآب

معجزہ سایہ جسم مبارک

مین کہتا ہون اب معجزہ تیسرا
حقیقت مین ہے یہ عجب معجزا

لکھا ہے یہ تھا دھوپ مین جال شاہ
کھڑے ہوتے تھے یا کہ چلتے تھے راہ

سراپا جو تھے آپ نور خدا
نہ تھا جسم اطہر مین سایہ ذرا

معجزہ قامت مبارک

بیان ہے یہ اب چوتھے اعجاز کا
کہ جو شخص ہمراہ حضرت چلا

وہ کیسا ہی رکھتا تھا قامت بلند
مگر اوس سے رہتے تھے حضرت بلند

معجزہ پانچوان سایہ کرنے مین ابر کے

یہ ہے پانچوان معجزہ اب شروع
کہ ہوتا تھا خورشید دین جب طلوع

تو اک ابر رہتا تھا سایہ فگن
کہ ظل خدا تھے رسول زمن

جدھر آپ جاتے تھے جاتا تھا وہ
جب آتے تھے حضرت تو آتا تھا وہ

معجزہ نہ اوڑکے جانی اور بیٹھنے جانورونکا جسم مبارک پر

سنین سب چھٹے معجزیکا بیان
نہین کام کی گو کہ میرے زبان

ہوا پر جو اوڑتا تھا مرغ ہوا
تو سر پر سے شہ کے گذرتا نہ تھا

مگس اور پشے جو تھے جانور
نہ وہ بیٹھتے تھے کبھی جسم پر

معجزہ معلوم ہونے حال روبرو و پشت کے

یہ لکھا ہے جو ساتوان معجزا
نئی شکل ہے اور نیا ماجرا

زہے شان اعجاز خیر البشر
کہ پیش و عقب تھی برابر نظر

معجزہ دربارۂ آواز شنیدن ملایکان

کہون اٹھوان معجزا اب رقم | کہ دیدار سرور ہو دین بہم
بیان ایک جو کرتے تھے باہم کلام | وہ سوتے مین سنتے تھے شاہ انام
فرشتے تھے حضرت کے پیش نظر | کسی دوسرے کو یہ کیا تھی خبر

معجزہ نجانا مین بوے بد کے دماغ مبارکمین

نوان ہے یہ اعجاز خیر الانام | کہ جاتے نہ تھے بوئے بد تا مشام

معجزہ گرانیمین آب دہنکے چاہ خشک مین

یہ دسوان مین اعجاز لکھتا ہون اب | کنوان کوئی ہوتا تہا خشکیدہ جب
گراتے تھے آب دہن اوسمین شاہ | تو پر آب ہو جاتا تھا پھر وہ چاہ
وہ پانی مرض مین جو تن پر ملا | تو بیمار نے پائے دم مین شفا

معجزہ جاننے ہر زبانکے اور جواب دینا اوسکے زبانمین

جو لکھتا ہون اب گیارھوان معجزا | یہ اوس مین ہے احوال شاہ ہدا
سمجھتے تھے سبکی زبانین جناب | اونہین لہجہ مین دیتے تھے پھر جواب

معجزہ در مدح محاسن مبارک

یہ لکھتا جو ہون بارھوان معجزا | محاسن کا حضرتکے یہ رنگ تھا
لکھا ہے جو ابیض ہوئی تھی کمال | وہ تھے سترہ ریش انور کے بال
مشابہ کوئی اونکو کس سے کرے | درخشان ہون جو مثل خورشید کے

معجزہ در مدح مہر نبوت

جو ہے تیرھوین معجزی مین لکھا | کسی کو یہ رتبہ بھلا کب ملا
کہ مہر نبوت تھی اک پشت پر | وہ قیتام تھے نور کے سر بسر
کہون کیا بھلا نور کو مہر کے | وہ تھا نور زاید کہین مہر سے

معجزہ روان ہوے پانے اونگلیون سے

یہ ہے چودھوین معجزے کا بیان ۔۔۔ کہ تھے چشمہ فیض شاہ شہان
روان اونگلیون سے یہ ہوتا تھا آب ۔۔۔ پلاتے تھے لاکھون کو حضرت مآب

معجزہ دربارۂ دو نیم کردن ماہتاب

ہوے پندرہ معجزے جب رقم ۔۔۔ ہوا ماہ کا ذکر یہان پہ بہم
وہ یہ ذکر ہے اب بلا اشتباہ ۔۔۔ کیا ایک اونگلی سے دو ٹکڑے ماہ

معجزہ دربارہ گویا ہوے سنگریزہ در دست مبارک

سنو سولھوین معجزے کا بھی ڈھنگ ۔۔۔ کہ ہوتا تھا یہ سنگریزونکا رنگ
اونھین ہاتھ مین جبکہ لیتے تھی شاہ ۔۔۔ وہ ہوتے تھے گویا بیاد الہ
بلند اونکی ہوتی تھی ایسی صدا ۔۔۔ کہ سب لوگ سنتے تھے وہ برملا

معجزہ دربارہ سواری حضرت

لکھے خوب یہ سترہ معجزے ۔۔۔ وہ باقی بھی ہون خوب خالق کرے
یہان یون ہے گویا زبان مقال ۔۔۔ لکھا ہے یہ شہ کی سواریکا حال
ہوے جس چرندے پہ حضرت سوار ۔۔۔ وہ سرکش بھی تھا تو ہوا راہوار
نہ ہوتا تھا وہ پیر اور ناتوان ۔۔۔ سدا اوسکو رکھتا تھا خالق جوان

معجزہ در مدح ختنہ و ناف مبارک

یہ اعجاز لکھتا ہون اٹھارھوان ۔۔۔ کہ پیدا ہوے جب رسول زمان
روایت مین لکھا ہے مطلب یہ صاف ۔۔۔ کہ ختنہ کیا تھا بریدہ تھی ناف

معجزہ در حال محتلم نہ شدن آنحضرت

یہ ہے نظم اونیسوان معجزہ ۔۔۔ کہ شیطان نہین سے نکالا گیا
نہ حضرت ہوے محتلم عمر بھر ۔۔۔ نہ شیطانی ایک خواب آیا نظر

معجزۂ [20] دربارۂ غائب شدن فضلہ

ہے تحریر یہ بیسوان معجزا	کہ فضلہ جو ہوتا تھا شہ سے جدا
کہون اوسکی خوشبو کو مین کیا بھلا	پونہچتا نہ تھا جسکو مشک خطا
نہ ملتا تھا پھر کر نشان بھی کہین	نگل لیتے تھی اوسکو فوراً زمین

معجزہ [21] دربارہ قوت آنحضرت

رقم ہے جو اکیسوان [21] معجزا	یہ ہے اوس مین حال رسول خدا
خداداد تھا شہ مین زور اسقدر	مقابل نہوتا تھا کوئی بشر

معجزہ [22] دربارہ ایستادہ و خمیدہ ہونی سنگ و اشجار

سناؤن مین اعجاز بائیسوان	بزرگی کا حضرتکے ہے یہ بیان
لکھا ہے کہ جتنے تھے مخلوق رب	رعایت وہ حرمت کی کرتے تھی سب
جدھر سے گذرتے تھے خیر البشر	وہان ہوتے تھے جتنے سنگ و شجر
وہ پہلے تو اوٹھتے تھے تعظیم کو	خمیدہ وہ ہوتے تھے تسلیم کو

معجزہ [23] دربارہ رعب و عنایت

ہے تیئسوین معجزے کا یہ حال	خدا نے دیا تھا وہ جاہ و جلال
کسی کو نہ ہوتی تھے تاب اسقدر	کہ روے مبارک پہ کرتا نظر
جہان رعب تہا وہان عنایت بھی تھے	تواضع بھی شفقت بھی رحمت بھی تھے
جو کرتے تھے چہرہ پہ کافر نظر	وہین کانپ جاتے تھے وہ سربسر

معجزہ [24] دربارہ نشان پاے مبارک

ہے آخر یہ اعجاز چوبیسوان	کہ جب راہ چلتے تھے شاہ زمان
زمین نرم ہوتے تہی کیسی ہے گر	نہوتا تھا شہ کے قدم کا اثر
جو پتھر پہ چلتے تھے شاہِ امم	تو بنتا تھا اوس پر نشان قدم

معجزہ ۲۵ دربارہ مسلمان شدن یک عرب

لکھا ہے روایت مین یہہ معجزا ۔ کہ ایک دن حضور رسول خدا
عرب ایک آیا سفر سے کوئے ۔ نبی نے یہ تب بات اوسنی کہی
بہ نیکی تیری رہ نمائے کرون ۔ کہا اوسنے حضرت مین موجود ہون
نبی نے پھر ارشاد اوسسے کیا ۔ تو کہہ کلمہ اے بندہ کبریا
یہ کی عرض اوسنے مجھی ہے قبول ۔ گواہ رسالت تو دو یا رسول
وہان ایک شجر خشک مدت سے تہا ۔ یہ حضرت نی اوس شخص سے پھر کہا
کہ دے اس شجر کو یہ جاکر پیام ۔ بلاتے ہین تجکو رسول انام
گیا وہ عرب جب قریب شجر ۔ دیا اوسکو پیغام خیر البشر
وہ پیغام سنکر ہوا خوش کمال ۔ کہ دولت سے جیسے کوئی ہو نہال
زمین چاک کرتا چلا پھر درخت ۔ ہوا خدمت شہ مین حاضر درخت
کیا آپ نے اوسکو ایسا نہال ۔ گئے کہنہ سالے ہوا نونہال
وہ آیا تو حضرت نے اوسی کہا ۔ بتا تو کہ مین ہون رسول خدا
شجر حسب حکم حضرت سے گویا ہوا ۔ کہ ہین آپ بیشک رسول خدا
کہا اوس عرب نی یہ اعجاز ہے ۔ جو ہے حکم حضرت خدا ساز ہے
اسی حکم ہو یا رسول امین ۔ جہان سے یہ آیا ہے جائے وہین
ہوا جبکہ حکم رسول انام ۔ چلا وہان شجر جو تھا اوسکا مقام
نہ زنہار رخ اور جانب کیا ۔ قرار اوسنی اپنی جگہ پر لیا
نبی نے جو رتبے شجر کو دئے ۔ زمین نے قدم اپنے سر پر لئے
ہوا معجزہ نخل کا جب تمام ۔ تو حضرت سے اوسنے کیا یہ کلام
اجازت یہ دیجئے کہ سجدہ کرون ۔ اور آنکھون کو قدمون پہ شہ کے ملون

اجازت نہ دون گا نبی نے کہا
جو دیتا اجازت کہ سب برملا
کہ دیتا اجازت کہ عورات سب
یہ سنکر وہ دل سے مسلمان ہوا
میری عرض یہ ہے کہ جلدی مجھے
مین دعوت کرون سبکی اسلام سے
قبول اون سبھون نے جو ایمان کیا
نمانا اونھون نے تو خود آؤن گا

کہ جایز نہین سجدہ غیر از خدا
کرین لوگ سجدہ خدا کے سوا
کرین زوج کو سجدے دنرات سب
رکھے ہاتھ آنکھونپہ اور یہ کہا
قبیلہ مین جاؤن کی رخصت ملے
کہ شاید ملے خلد اس کام سے
تو پھر سب کو لیکر مین حاضر ہوا
یہ کہکر وہ حضرت سے رخصت ہوا

معجزہ ۲۶ مسلمان شدن یک مرد

امام ششم سے روایت ہی یہ
ہی ارشاد صادق علیہ السلام
نبی سے طلب کرنے اک معجزا
یہ حضرت سے آتے ہی اوسنے کہا
برابر تھے حضرت کے وہان دو درخت
خطاب اون درختونسے شہ نی کہا
یہ سنکر نہ عرصہ کیا ایکدم
یہ بار دگر شہ نے اون سے کہا
روان وہ بحکم خدا ہو گئے
یہ دیکھا جو اوس شخص نے معجزا

منافق کو بیشک ہدایت ہی یہ
سنین سامعین دلسے اب یہ کلام
کوئی شخص اک روز وارد ہوا
مین دیکھونگا اس وقت اک معجزا
ہوے بارور اون درختونکے بخت
کہ تم دو نو اب ہو بہم ایک جا
ہوے دو نو وہ نخل ملکر بہم
کہ اب جاؤ تم دونون ہوکر جدا
اوسیطرح دو نو جدا ہو گئے
تو ایمان لایا مسلمان ہوا

حال وصی نمودن جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجناب امیر المومنین ع در غدیر خم

کرون نظم احوال خم غدیر
صلا اسکا دینگے جناب امیر

جہان مین کوئی فرقہ ایسا نہین — یہ احوال جس پر ہویدا نہین
علیؑ کو ولایت ہوئی جسطرح — نبیؐ کو رسالت ہوئی جسطرح
کتابون سے ایسا لکھون مین یہ حال — کسی کو نہ ہووے ذرا قیل و قال
ہے انکار جنکو سنین یہ کلام — اونھین کی کتابین اونھین کے امام
معالی جو گذرا ہے عالم کوئے — لکھین اوسنی اونمین جلدین ہے
مورخ وہ طبری جو ہے بی حجاب — اسی حال مین اک لکھی ہے کتاب
جو تفسیر ہے ثعلبی نے لکھے — سب اوسمین بھی تفصیل اس ذکر کے
کتاب ایک لکھتا جو ہے ترمزی — روایت ہی اوسنی بھی اسکی لکھے
ہر پیرا ہے اور ابن داؤد ہے — بن عقدہ اور ابن مسعود ہے
حوالے کتابو نکے لکھتا ہون اب — کہون کیا جو منکر ہون اسپر بھی سب
یہ شرح بخاری مین دیکھے کوئی — ہے ابن حجر نے روایت لکھے
کتاب ایک اوسکی ہے جامع اصول — ہے اوسمین بھی حال وصی رسولؐ
کتاب ولایت مین یہ ہے لکھا — ولایت علی کی ہے بے فاصلہ
کتاب ایک مشکات موسوم ہے — یہ احوال اوس مین بھی مرقوم ہے
وہ راہ دگر پر ہے گو مستقیم — مگر راست لکھتا ہے حافظ نعیم
سیوطی بھی گذرا ہے عالم کوئی — روایت ہے اسطرح اوسنی لکھی
کتاب اوسکی جو درمنشور ہے — یہ حال غدیر اوسمین مسطور ہے
کہ شاہ رسالت نے روز غدیر — علی کو کیا اپنا جادم وزیر
بلند اپنی آواز حضرت نے کی — ولایت علیؑ کی سبھون نے اسنے
پھر اوسوقت جبریل خدمتمین آئے — اور الیوم اکملت کا آیہ لائے
لکھون قول ابن خلیل اب یہان — جو کرتا ہے زید ابن ارقم بیان

کہ ہے راست احوال خم غدیر | نبی کے وصی ہین جناب امیرؑ
ہے ایک یہ بھی اعجاز حضرت امیرؑ | کہ ان سب نے لکھا جو حال غدیر
نبیؐ کو جب آیا یہ حکم خدا | کہ اب حج آخر کرو تم ادا
سوئے کعبہ پھر شہ روانہ ہوئے | تو اصحاب و احباب ہمراہ تھے
یہ لکھتا ہے اک راوی اسکے شمال | گنا یہ بھی ہے خوب اور خوب حال
کہ موسی کا جو بھائی ہارون تھا | اوسے آپ نے جب خلیفہ کیا
یہان جتنا مجمع کہ لشکر مین تھا | بس اوتنا ہی مجمع تہا اوس روز کا
وہ جو لوگ تھی ساتھ با صد حشم | کوئی لاکھ لکھتا ہے اور کوئی کم
غرض جب ہوے وارد کعبہ شاہ | تو جبرئیل لاے یہ حکم الٰہ
کہ اللہ نے یا رسولؐ انام | کیا ہے یہ ارشاد بعد از سلام
علیؑ کو ولی عہد اپنا کرو | کہ قایم مقام اب تمہارا وہ ہو
پیمبر نہین ایسا گذرا کوئی | کہ جسنے کیا ہو نہ اپنا وصی
ہے اک یہ بھی ارشاد رب ھدا | فریضہ یہ تمسے بڑا رہ گیا
علیؑ کو کرو جانشین اس لیئے | کہ بعد از تمہارے ہدایت کرے
یہ سنتی ہی روئے نبیؐ اسقدر | ہوئی ریش انور سب اشکونسے تر
کہا مصطفےؐ نے کہ یا جبرئیل | بجا ہے یہ فرمان رب جلیل
ہین بغض و حسد جنکی دلمین بھرے | وہ سر سبز ہونے نہ دینگے اسے
یہ سب سنکے جبرئیل رخصت ہوئے | ادھر حج مین مصروف حضرت ہوے
یہ اصحاب و انصار پھر شاہ دین | بجا لاے احکام حج مبین
زمانہ گیا جب کہ تشریق کا | تو پھر سورہ نصر نازل ہوا
پیمبر نے پائی جو بوئی وفات | کہی یہ صحابہ کے مجمع مین بات

کہ آگہ ہو اے بندگان خدا — سفر جلد ہے اب جہان سے میرا
مکمل یہان کر کے احکام دین — مین اب جاؤنگا سوئے خلد برین
یہ سنکر ہوئے مومنین دل ملول — گئے مسجد خیف مین پھر رسولؐ
ہوا وہان بھی مجمع تو شہ نے کہا — سنین سب کلام رسول خدا
مین دو چیزین یہان چھوڑ کر جاؤنگا — ہے عترت میرے اور کتاب خدا
یہ دونون نہون گے جدا اب کبھی — ہے واجب تمہین انکی فرمان بری
کہون مختصر طول یہان ہے بڑا — روانہ ہوئے وہان سے شاہ ہدا
غرض پونہچے او بجا رسول کریم — کہ ہے نام جس کا کراع الغمیم
تو جبرئیل پھر لائے حکم خدا — مگر ذکر حفظ و حراست نہ تھا
کیا عذر پھر شہ نے اور یہ کہا — کہ اے بھائی جبرئیل کہنا میرا
منافق نہ مانین گے ہرگز کبھے — خدا سے کرو عذر جا کر یہے
روانہ ہوئے جب کہ جبرئیل ادھر — بعجلت چلے وہانسے خیر البشر
حذیفہ یہ کہتے ہین با صد خوشے — کہ جب وادی خم مین پونہچے نبی
وہانسے جو جحفہ سے تھا فاصلا — لکھا ہے کہ وہ ایک فرسنگ تھا
لکھا ہے یہ ہر اک محدث نے حال — وہ تھا یوم ادینہ وقت زوال
ہوا ختم جب وقت نصف النہار — تو جبرئیل نازل ہوئے ایکبار
کہون کیا جو گرمی تھی اوس روز کے — کسی نے نہ دیکھے نہوے گے سنی
کہ ہون پاؤن پارچہ گوشت کا — زمین پر جو رکھتے تھے بھن جاتا تھا
اوسی عین گرما مین پھر یہ ہوا — کہ روح الامین نے وہ آیہ پڑھا
کہ تھا اوسکا مضمون قریب عتاب — حفاظت ضمانت تھی پھر جناب
ملخص یہ ہے ترجمہ آیہ کا — کہ جبرئیل نے یہ نبی سے کہا

کہ اسوقت تم ای حبیب خدا
وہ پونچاؤ لوگون کو اب برملا

خدا کی طرف سے جو آیا تمہین
کئے بار جو ہے سنایا تمہین

نہ تبلیغ اوسکی اگر آج کے
نہ پونچائی تمنے رسالت کوئی

حفاظت کرے گا تمہاری خدا
بچائے گا لوگونکی شر سی سدا

یہ سنتی ہے ناقہ سے اوترے نبی
سبہونسے یہ پھر بات ارشاد کی

بڑھے ہین جو آگے وہ پیچھے ہٹین
جو پیچھے ہین آگے نہ ہرگز بڑہین

یہین مجتمع ہوئین اب آکے سب
ندا دی منادی نے لشکر مین تب

ہوئی سارے لشکر کو جب خبر
ہوئے مجتمع آکے سب ہم دگر

کہون کیا کہ گرمی تھی وہان کسقدر
ہے شمہ کہ جھکتے تھے سب دست ودر

حرارت سی جلتی تھی وہ سرزمین
پر افتان و خیزان سب اوترے وہین

تو زیر شجر بیٹھکر ارشاد نے
یہ فرمایا پھر اپنے انصار سے

وہ سلمان و مقداد عمار سے تھے
ابوذر سے تھے اور باقی بیکار سے تھے

کہ چن چن کے یہان سنگ لاؤ ابھی
اور اک اونکا منبر بناؤ ابھی

یہ حکم جناب رسول خدا
پھر اون سب نے تیار منبر کیا

یہ احوال منبر کا ہے دوسرا
کجاؤون کا اونٹونکے منبر بنا

بنا جب وہ منبر بحکم نبی
تو لاکر ردا اوس پہ اک ڈالدے

سر منبر اسوقت آئے نبی
علی کو بھی ہمراہ لائے نبی

بس اوپر کے زینہ پہ بیٹھے نبی
اور ایک زینہ نیچے علی اوسلے

کیا شہ نے خطبہ طویل اک شروع
فصاحت بلاغت سی باصد خضوع

پس از حمد و مدح و ثنائی خدا
یہ ارشاد حضرت نے سب سے کیا

ملکر خدا نے یہ بھیجا پیام
علی کو کرو جانشین اور امام

کیا عذر ہر بار پیش خدا — منافق کے باعث سے مینے سدا
کہ مین نام بھے اونکے ہون جانتا — اور اون سب کو ہون خوب پہچانتا
جو مینے کئی دن کا عرصہ کیا — تو اسوقت یہ آیہ نازل ہوا
جو کہتا ہون یہ گوش دل سے سنو — کہ تم سے مین اولی نہین ہون کہو
کیا دست بستہ یہ سب نے کلام — کہ مالک ہین آپ اور ہم سب غلام
سنا یہ سخن سب سے حضرت نے جب — لیا ہاتھ مین ہاتھ حیدر کا تب
کیا ہاتھ کو یون بلند ایک بار — سفیدی بغل کے ہوی آشکار
کہا رہنما ہے ولی میرے بعد — وصی ہے میرا یہ علی میرے بعد
نبیؐ جس کا مولا و آقا ہوا — علیؑ اوس کا آقا و مولا ہوا
خداوند عالم کا افضال ہے — سنو اب مفصل جو کچھہ حال ہے
مہاجر بھی انصار بھی بالیقین — چہ آزاد و بندہ چہ صحرا نشین
بزرگ اور کوچک عجم اور عرب — سفید و سیہ ہین اطاعت مین سب
غرض جس نے اقرار اسکا کیا — کہ یکتا ہے بی شبہ ذات خدا
ہے اون سب پہ طاعت علی واجب — کہ ہوگا اسی سے تو انجام خوب
یوہین سب پہ نافذ ہے حکم علیؑ — کہ جس طرح جاری ہے حکم نبیؐ
پھر اون سب سے بعد اسکے شہ نے کہا — علیؑ کو ولیعہد مینے کیا
خلیفہ ہے میرا یہ اور جانشین — رواج اس سے پائیگا دین مبین
یہی بھائی ہے اور یہی ہے وزیر — یہ سب یاد رکھین صغیر و کبیر
ہے جس کا نبیؐ ہادی اور پیشوا — ہے اوس کا علی ہادی اور پیشوا
خدایا سدا دوست رکھنا اوسے — علیؑ سے سدا دوستی جو رکھے
اور اوسی تو رکھنا سدا دشمنی — رکھے دشمنی جو علیؑ سے ذری

خدایا سدا نصرت اب اوسکی کر — علیؑ کے جو نصرت کرے آنکر
ذلیل اوسکو کر ای خدائے جلیل — کہ جو شخص سمجھے علیؑ کو ذلیل
اوسی وقت بعد اسکے پھر شاہ نے — فضایل علیؑ کے بہت سی کہے
فضائل سکے اور تاکید کی — کہ بیعت علیؑ سے کرین سب ابھی
کہا پھر یہ حضرت نے حضار کو — جو غایب ہین اونسے بھی جاکر کہو
خبر ہوا و نھین سبھی یہ باصد یقین — ہر ایکنو نمین یہانتک جو آئی نہین
غرض پھر تو حضار نے کی رجوع — علی سے ہوئی سبکی بیعت شروع
کیا مرحلہ جس نے اول یہ طے — عمر تھا وہ ثانی جو مشہور ہے
یہ تہا وقت بیعت کی اوسکا خطاب — ولایت مبارک ہو یا بو تراب
کہ تمنے جو کی صبح یہ یا علیؑ — تو امر خلافت ہوا منجلے
تم آقا میرے اور اونکے بھی ہو — زن و مرد مومن ہین دنیا مین جو
غرض پھر تو لوگونکی کثرت ہوئی — کہ بیعت کرینگے علیؑ سے سبھی
غرض تین دن تک یہ چرچا رہا — کہ بعد ایک کے آکے وہان دوسرا
جو کرتا تھا بیعت یہی کہتا تھا — مبارک تمہین یا ولی خدا
غرض بعد اس کے رسول اله — مدینہ گئے وہان سے با عز و جاہ
خدا کی عنایت سی تو نی امیر — لکھا خوب احوال خم غدیر
مفسر سے سنے کوئی ثعلبی — روایت یہ ہی ایک اونسی لکھی
کہ مشہور جب یہ حکایت ہوئی — نبیؐ نے کیا ہے علیؑ کو وصے
سنا ابن نعمان فہری نے جب — نہایت ہوا اوسکے دل پر تعجب
غرض اپنے ناقے پہ ہو کے سوار — مدینہ کو راسے ہوا نابکار
وہ مردود پونہچا مدینہ مین جب — ہوا حاضر خدمت شاہ تب

خشونت سی اوس بے ادب نے کہا | سنیں آپ اب یا رسولؐ خدا
جو کلمہ پڑھا یا کیا وہ قبول | غرض جو بتایا کیا وہ قبول
مگر اس پہ بھی کچھ نہ راضی ہوے | سنے حکم حضرت نے جاری کئے
اور اس پر تکلف یہ زاید ہوا | علیؑ کو امیر اور خلیفہ کیا
میں اب تک نہیں اس سے ماہر ہوا | کہ تم سے یہ جو کچھ ہے صادر ہوا
یہ تھا حکم حق یا شہ انبیا | و یا تم نے اپنی طرف سے کیا
سوال اوسکا حضرت نے جس دم سنا | جواب اوسکا حارث کو تب یہ دیا
کہ میں نے جو حق سے علے میں کہا | ہوا اتفاق مجھے سب یہ حکم خدا
غضب ناک ہو کر اوٹھا روسیاہ | تو کہتا چلا وہ یہ مابین راہ
جو حق سے علے میں ہیں کہتے نبیؐ | یہ سچ ہے تو مجھپر خدایا ابھی
وہ سنگ گران اک فلک سے گرے | کہ اکدم میں بیدم جو کردے مجھے
فلک سی اوسی وقت پتھر چلا | وہ آتے ہی بس اوسکے سر پر گرا
گیا سر سے اسفل کو پھر بے درنگ | کہوں کیا کہ نکلا کہاں سے وہ سنگ
وہ ناری تو دوزخ میں داخل ہوا | ادھر آیہ حضرت پہ نازل ہوا
کہ واقعہ تھا وہ اوس شقی کیطرف | نہ مطلب تھا اوسکا نبی کیطرف

فصل

دوم معجزات مولانا و مقتدانا غالب کل غالب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام

میں لکھتا جو ہوں فصل اب دوسری | یہ ہیں معجزات وصیؐ نبی
یہ راوی ہیں اس معجزے کے حبیب | ہوا اک سفر میں یہ امر عجیب
کہ جاتے تھے صفین شیر خدا | میں اوس سرور دین کے ہمراہ تھا
ہوا ایک صحرا میں اکدن یہ حال | ہوئی پیاس کی سب پہ شدت کمال
یقین تھا یہ سبکو کہ مرجائیں گے | اگر آج پانی نہ ہم پائیں گے

تجسس مین پانیکے جاتے تھی لوگ
مگر بوند پانی نہ پاتے تھے لوگ

بیابان مین پہرتے تھے تشنہ جگر
کہ ناگاہ ایک دیر آیا نظر

لکھا ہے کہ راہب کوئی شخص تہا
وہ مدت سے مالک تہا اوس دیر کا

کئی شخص پوچھے جو اوس دیر تک
فقط پانی مانگا نہ کی سیر تک

دیا ہمکو دیرانیون نے جواب
نہین دیر مین ایک قطرہ ہی آب

بڑی کوششین کرکے لاتی ہین آب
دو فرسخ پہ جائین تو پاتے ہین آب

مگر یون کہ سب لوگ جب جاتے ہین
کئے دن کا پانی وہ لی آتے ہین

تو عرصہ ہوا پانے آیا نہین
جو آیا تھا اوسمین سے قطرہ نہین

یہ سنکر ہر اس ایسا سبکو ہوا
یقین سب نے جانا کہ آئی قضا

پہرے وہانسے بھی ہوکے مایوس جب
کہا آکے حضرت سے احوال سب

یہ سنکر کہا شہ نے ای اہل دین
بہم ہوکے سب یہانکی کھودو زمین

کہ پانی مجھے دے میسر اکر دگا
بہت سرد و شفاف اور خوشگوار

ہوا سب کو جب حکم شاہ عرب
زمین کو لگے کھودنے ملکے سب

زمین کچھہ کھدی تھی بفرمان شاہ
کہ پیدا ہوا ایک سنگ سیاہ

نہایت بزرگ اور نہایت گران
نہ اوٹھے اوٹھائین اگر پہلوان

اوسے دیکھکر شہ نے پھر یہ کہا
اسے ملکے تم سب اوٹھاؤ ذرا

کیا زور انصار نے ہم دگر
نہ اوٹھا زمین سے وہ پتھر مگر

ہوے سب جو عاجز تو شہ نے کہا
تم اس سنگ سے سبکے سب ہو جدا

یہ سنکر وہ سب لوگ وہانسے ہٹے
تو حضرت اوٹھانے کو پتھر بڑھے

غرض شہ نے تنہا اوٹھایا اوسے
کئے گام پر وہانسے پٹکا اوسے

تو اک چشمۂ آب ظاہر ہوا
وہ شیرین و شفاف اور سرد تھا

بشر اور حیوان سے تھے جسقدر ۔ پیا سب نے پانی ہوے تر جگر
ظروف اپنے پانے سے سبنے بھرے ۔ وہ جو کچھ کہ ہمراہ لشکر کے ستھے
غرض شہ نے پتھر دوبارہ اوٹھا ۔ اوسی چشمہ کے منھ پہ لاکر رکھا
وہ چشمہ تو نظروں سے پنہان ہوا ۔ لکھا ہے یہ راہب کا اب ماجرا
کہ اوسنے جو دیکھا یہ اعجاز شاہ ۔ پکارا کہ اے قوم بہر اله
مجھے دیر کے نیچے اب لیچلو ۔ کہ شاید میرا نیک انجام ہو
غرض لائے راہب کو جب زیر دیر ۔ وہ حاضر ہوا بہر تحصیل خیر
یہ آتے ہی حضرت سے اوسنے کہا ۔ نبی ہو کہ مرسل بتاؤ ذرا
یہ فرمایا حضرت نے اوسسے نہین ۔ کہا اوسنے مجکو تو یہ ہے یقین
ملک ہو مقرب تم اے شاہ دین ۔ کہا شہ نے راہب سے یہ بھی نہین
کہا اوس نے فرماؤ پھر کون ہو ۔ کہا شہ نے اے مرد فرخندہ خو
مین ہون خاتم انبیا کا وصے ۔ تو راہب نے شہ سے گذارش یہ کے
یہ تھا کونسا چشمہ کھولا جو تھا ۔ کہ حضرت نے پھر بند اوسکو کیا
کہا شہ نے آتے ہین سو تین سدا ۔ جو پانی ہے اس مین وہ ہی خلد کا
یہان سی سیزدہ شخص نے ۔ نبی و وصی و خلیفہ جو ستھے
ہے اس چشمہ سے سبنے پانی پیا ۔ مین آخر ہون اونکا جو تھے اوصیا
لگا کہنے راہب کہ سب ہے بجا ۔ ہے مین نے بھی انجیل مین یہ پڑھا
یہ احوال جب وہ بیان کر چکا ۔ پھر اوس نے یہ دست خدا سے کہا
مجھے ہاتھ دیجے کہ بیعت کرون ۔ مین اس دین حق پر مسلمان ہون
یہ حضرت نے مطلب جو اوسکا سنا ۔ دیا ہاتھ مین ہاتھ اور یہہ کہا
شہادت کا کلمہ زبان سے تو کہ ۔ ہمیشہ اسی دین بر حق پہ رہ

مسلمان ہونا راہب کا

کہا پڑھ کے کلمہ کہ اے رہنما　　ہوئی ہے جو اس دیر کے یہان بنا
کہ حاصل یہان اوسکا دیدار ہو　　جو کندہ کرے آکے اس سنگ کو
نجومی جو گذری ہین صاحب کمال　　ہے ثابت کتابونسے اونکے یہ حال
کہ ہے اس جگہ ایک چشمہ نہان　　اور ایک سنگ ہے اوسکے منہ پر گران
مگر سب وہ کہتے تھے یہ برملا　　نہین جانتا کوئی چشمہ کے جا
نہین کوئی قادر کہ جو بے درنگ　　کہ کھودے زمین اور اوٹھائی وہ سنگ
مگر اسکے قادر ہین بیشک یہ ہے　　نبی خدا اور وصی نبی
جو تھے پیشتر مجھہ سے رہتے یہان　　بہت راہبان اور قسیسان
وہ ساکن تھے اس دیر مین اسلیئے　　کہ پائین کنندہ کو اس سنگ کے
سعادت یہ پائین جو قسمت سی ہم　　سرافراز ہون اوسکے خدمت سے ہم
بسر زندگی کی اسی امید پر　　جہان سے کیا سب نے آخر سفر
کہان تک کرون شکر خالق ادا　　شرف اس سعادت سے مجکو دیا
یہ کلمے جو راہب سے شہ نے سنے　　تو پھر روکے اوسے یہ کلمے کہے
سپاس اوس خدا کی کہ جسنے سدا　　میرا ذکر اپنے کتب مین کیا
ہوا جب کہ راہب کا دین استوار　　حضوری شہ کو کیا اختیار
شب و روز راہب جو رہنے لگا　　تو ایک شخص شہ نے معین کیا
کہ بتلا اسے واجبات نماز　　کرے دین اول سے اب احتراز
گئے وہان سے صفین شیر خدا　　شہید اوس لڑائی مین راہب ہوا
جنازے پہ حضرت نے پڑھکر نماز　　کیا دفن اوسکو بصد امتیاز
یہ کی حق مین راہب کے شہ نے دعا　　گنہ بخشدے اس کے ای کبریا

معجزہ در احوال اسپ شاہ چین کہ غرق شدہ بود و جناب امیر المومنین بیرون فرمود

کیا مجھ سے اک دوست نے یہ سوال | کرو نظم اسمین شہ چین کا حال
کہا پھر روایت جو یہ پائی ہے | مجھے کربلا مین یہ ہاتھ آئی ہے
وہان ملا باقر جو ہین روضہ خوان | یہ اک دن کیا مینے اونسے بیان
مجھے دیجئے آپ اک معجزا | وہین معجزا یہ اونھین سے دیا
نہ تھا اسکے کہنے کا دلمین خیال | کیا اونکے کہنے سے موزون یہ حال
روایت وہ یہ ہے بلا اشتباہ | کہ سلطان چین تھا جو مسعود شاہ
لقب اوس کا پہلے تو کچھ اور تھا | مگر شہ نے جس دم مسلمان کیا
یہ حضرت نے اوسوقت اوسی کہا | کہ مسعود اب نام تیرا رکھا
مورخ نے لکھا ہے یون اوسکا حال | وہ تھا نیک طینت فرشتہ خصال
بہادر سخی اور رفعت پناہ | ترحم کے ہر دم تھی سب پر نگاہ
رعیت نواز اور نہایت عقیل | نہ تھا عدل مین کوئی اوسکا عدیل
وہ قبضہ مین اوسکے تھی فوج گران | کہ تھا مثل رستم ہر اک پہلوان
خزانے مین اوسکے یہ تھا مال و زر | کہ تھا گنج قارون سے وہ بیشتر
اور اک بیٹا تھا اوسکا رشک قمر | شجاع و سخی تھا وہ مثل پدر
پدر اور مادر تھے اوسپہ نثار | نگاہون مین رکھتے تھے لیل و نہار
اگر تھا وہ آرام جان پدر | تو مادر کے آنکھون کا نور بصر
یہ مان باپ پر کچھ نہ موقوف تھا | ہر اک مثل بلبل تھا اوسپہ فدا
بشر چین مین کوئے ایسا نہ تھا | کہ جو دل سے اوس گل پہ شیدا نہ تھا
سنو یہانسے اب یہ نئی داستان | کہ اوس گل پہ کسطرح آئی خزان
سہا اوس نے کیونکر ملال فراق | لکھونگا جو گذرا ہے حال فراق
بیان ہوگا جو کچھ کہ حال فراق | ہے کچھ قول قایل بھی بھر مزاق

دیارِ خطا مین تھا اک بادشاہ | اور اک بیٹی اوسکی تھے نا کتخدا
نہایت حسین اور زہرہ جمال | کہ شرماتا تھا اوستی ماہ کمال
غرض حسن کا اوسکے شہرہ ہوا | تو اِس گل نے بھی حال وسکا سنا
یہ سنتے ہی بس دل سے عاشق ہوا | کہا گل اوسے آپ بلبل بنا
سمایا نگاہون مین گلزار عشق | کھٹکنے لگا دل مین پھر خار عشق
چڑھا سر پہ جب عشق رشک پری | کیا ترک صحبت کو مان باپ کی
نہ کھانا نہ پینا نہ سونا اوسے | تصور مین دن رات رونا اوسے
بدن گرم دل مضطرب رنگ زرد | جو کروٹ بھی بدلی تو کی آہ سرد
کبھی روکے کہتا تھا باحال زار | ملائے گا کب اوسسے پروردگار
غرض دن یہ دن پھر یہ صورت ہوئے | تپ ہجر سے غیر حالت ہوئے
کوی پوچھتا گر کہ ہے کیا یہ حال | تو کہتا کہ بس ہے اوسیکا خیال
جدائیکی اک اک گھڑی سال ہے | کہون کیا مین دلکا جو کچھ حال ہے
دل زار دم بھر سنبھلتا نہین | کسی شغل مین جی بہلتا نہین
نہ صورت کسی کی نہ صحبت پسند | یہ کھلتا نہین کیون میرا دل ہے بند
محبت مرے حال کی ہے گواہ | تصور ہے بس اوسکا اور آہ آہ
وہ کیونکر نہ تڑپے جو ناکام ہو | بجھے آتش دل تو آرام ہو
غرض پھر تو لوگون نے شہ سے کہا | کہ ابتر ہے اب حال شہزادے کا
ہے مشہور جو بنت شاہ خطا | یہ شہزادہ اوس پر ہے عاشق ہوا
لگا رونے یہ سن کے مسعود شاہ | کہا دل سے بھر بھر کے اک سرد آہ
وزیر معظم کو لاؤ یہان | کہون اوستی مین غمگی یہ داستان
وزیر آکے جس وقت حاضر ہوا | یہ ارشاد تب شہ نے اوس سے کیا

کرو اسکی تدبیر جلدی کوئی — کہ شاہ خطا کی ہے بیٹی کوئی
اوسی پر ہے عاشق یہ لخت جگر — تصور اوسی کا ہے آٹھون پہر
عجب حال اپنا ہے اوسنے کیا — گئی دن سے ہے ترک آب و غذا
یقین ہے کہ جلدی گذر جائیگا — نہ تدبیر ہوگی تو مر جائیگا
یہان تو یہ تھا ذکر ناگہہ اودھر — کسی نے یہ دی مانکو اوسکے خبر
نہایت ہین مغموم شاہ و وزیر — کہ ہے شاہزادے کی حالت تغیر
یہ سنکر عجب حال اوسکا ہوا — لگی کہنے ہے ہے کرون اب مین کیا
کسی کے نہ تھے ہوش اوسدم بجا — محل مین تھی گویا قیامت بپا
یہ تھا زوجہ شہ کا اوسوقت حال — زمین پر تڑپتی تھی باصد ملال
یہ کہتی تھی رو رو کے وہ خستہ حال — میری سن لے ای قادر ذو الجلال
پھنسا دام الفت مین ہے میرا لال — وہ ہے تجھپہ ظاہر جو ہے اوسکا حال
مجھے اوسکے جینے سے اب یاس ہے — فقط تیری رحمت کی اک آس ہے
وہ کہتی تھی یہہ حق سے با اشک و آہ — کہ داخل محل مین ہوا بادشاہ
وہان جاکے دیکھا جو زوجہ کا حال — کہ مجھسے بھی افزون ہے رنج و ملال
یکایک پڑی شہ پہ اوسکی نظر — لگی کہنے تمکو نہین کیا خبر
ذرا جاکے دیکھو کہ کیا حال ہے — قریب ہلاکت میرا لال ہے
اگر بال بیکا اک اوسکا ہوا — کرونگی مین اوسدم قیامت بپا
یہ سنکر کہا شہ نے ای نیک بخت — وہی تو ہے ایک مالک تاج و تخت
یہ احوال جب سے ہی مینے سنا — تردد ہے مجکو بھی حد سے سوا
سنبھالو تم اب دل کو اپنے ذرا — توانا ہے قادر ہے رب علا
گئے ملکے پھر دونو اوسدم وہان — جہان رہتا تھا اونکا آرام جان

غرض جب گئے جانب گلعذار نہ پہچانی صورت یہ تھا حال زار

کہا اوسکی ماں نے کہ مادر نثار بلائیں لگے لینے پھر بار بار

کبھی گرد پھرتے تھے اور روتی تھے کبھی صدقے اوس لال پر ہوتی تھے

کبھی جھک کے کہتے تھے بیٹا اوٹھو ذرا حال دل کا تو ماں سے کہو

کرونگی مین تدبیر اوسکے ابھی میرے لال ماں تیرے صدقے ہوئی

دیا شاہزادے نے تب یہ جواب گذارش کرون کیا مین پیش جناب

نیا حال ہے اور نیا ہے بیان نیا ماجرا ہے سنئے داستان

کسی شخص نے مجسے اک دن کہا کہ شہر خطا مین جو ہے بادشا

ہے اک بیٹی اوسکے نہایت حسین خجل اوسی ہوتا ہے ماہ مبین

تو یہ حسن جب اوسکا مینے سنا ہوئی عشق کے مجھ پہ نازل بلا

پھر اک سنگ الفت وہ مجھپر گرا کہ جسنے یہ احوال میرا کیا

خلاصہ یہ ہے حال اب تو حضور ہوا شیشۂ دل میرا چور چور

جو ملجاے مجکو وہ رشک پری تو بیشک ابھی ہو میری جان بری

جو اوس حور وش نہ مین پاؤنگا اسی یاد رکھئے کہ مرجاونگا

یہ سنکر لگے رونے وہ زار زار کہا پھر یہ اوسنی کہ مادر نثار

مین تدبیر کرتے ہون اسکے ابھی تیرے زندگی ہے میرے زندگی

یہ سمجھاکے بیٹی کو شہ سے کہا کرو اوس کی تدبیر بہر خدا

تم اک نامہ شاہ خطا کو لکھو جو دختر تمہاری ہے فرخندہ خو

اگر تمکو یہ امر منظور ہو پسر سے میرے اوسکی شادی کرو

یہ سنکر جواب اوسکو شہ نے دیا ابھی نامہ اوسکو لکھا جائیگا

سنی گفتگو جب یہ ماں باپ سے کہا ہے گذارش یہ اب آپ سے

خطا کیجئے پہلے میری معاف ۔ تو پھر حال اپنا کہون صاف صاف
کہا شاہ نے جلد بیٹا کہو ۔ کسی طرح سے تیرا مطلب تو ہو
تو یہ شاہزادے نے شہ سے کہا ۔ کہ خود جانے کا ہے ارادہ میرا
اجازت یہ دیجئے مین جاؤن وہان ۔ کہ اوس حور وش کا جہان ہے مکان
کہا شہ نے ناچار سب ہی قبول ۔ گوارہ نہین یہ کہ تم ہو ملول
پسر سے یہ فرما کے وہ بادشا ۔ اوسے دم محل سے برآمد ہوا
وزیرون کو بلوا کے اوسنے کہا ۔ یہ ہے شاہزادے نے عزم اب کیا
کہ سوے خطا پہلے سے جاؤنگا خود ۔ اور اوس حور وش کو مین لاؤنگا خود
مہیا کرو جلد ساز سفر ۔ نہ کہنے کے حاجت ہو بار دگر
وزیرون نے یہ عرض کی پیش شاہ ۔ کہ دریا سے ملک خطا کی ہی راہ
کہا شہ نے اللہ ہے کارساز ۔ بڑے ہین ہمارے جو پانچون جہاز
روانہ ہو اون پر وہ خستہ جگر ۔ نہین اونمین طوفان کا خوف و خطر
یہ سنکر وزیرون نے ساماں کیا ۔ جہازون پر اسباب بھجوا دیا
سنو یہان سے اب شاہزادے کا حال ۔ رفیقون مین بیٹھا تھا وہ خوش جمال
کسی نے خبر دی یہ با صد ادب ۔ کہ پونہچا جہازون پر اسباب سب
یہ سنکر رفیقون سے اوسنے کہا ۔ کہ اس وقت یہ ہے ارادہ میرا
بعجلت محل مین ذرا جاؤنمین ۔ پدر اور مادر سے مل آؤنمین
رفیقون سے یہ کہکے آیا وہان ۔ وہ دونون جہان کر رہے تھی فغان
جو ہین دیکھی دونون نے شکل پسر ۔ لپٹ کر سے لگے رونے مادر پدر
غرض ہوکے رخصت وہ رشک قمر ۔ چلا دیکے دونون کو داغ جگر
مگر ساتھ بیٹے کے مسعود شاہ ۔ گیا تا بہ دریا بحال تباہ

وہان جب لگے دیکھا تو ہی اژدہام — پئے رخصت آئی ہین سب خاص عام
بشفقت رعایا کا مجمع الیا — پدر کے طرف پھر مخاطب ہوا
غرض جوڑ کر ہاتھ اوسنے کہا — کہ قدمون سے ہوتا ہے خادم جدا
نہین حال معلوم انجام کا — کہ مجکو مقدر دکھائیگا کیا
مین کرتا ہون دریا کا پہلے سفر — کہ ہے جان کا اسمین خوف وخطر
مگر ہون دعا سے نہ غافل حضور — کہ دریا سے جلدی ہو میرا عبور
اگر نا خدا جامہ بر تن و برد — خدا کشتی پھر جا کہ خواہد برد
یہ سنکر کہا اوسنے جان پدر — نہ رحم آیا تجکو میرے حال پر
ترا ہجر مجکو کریگا ہلاک — ترے بعد ہونگا مین پیوند خاک
زبانی یہ باتین وہ جب کر چکے — گلے ملکے پھر دونو رونے لگے
فراق پسر تھا جو پیش نگاہ — ہوئی اور بھی شہ کی حالت تباہ
ہوا ختم اب قول قایل یہان — روایت کا ہوتا ہے آگے بیان
وزیرون نے دیکھا یہ جب ماجرا — کہ ابتر ہے احوال اب شاہ کا
یہ کہنے لگے شاہزادے سے سب — کہ ساز سفر سب مہیا ہے اب
سوار اب ہون شہزادہ سرفراز — ہین تیار عرصہ سے پانچون جہاز
یہ تقریر سنکر وہ خستہ جگر — ہوا جلد آمادہ بہر سفر
وہ جو لوگ تھے ساتھ خدمتگذار — کیا پہلے اون سبکو اوسنے سوار
ہوی اسی فرصت جو اس ماہ کو — تو رخصت کی تسلیم کی شاہ کو
جہازونکے جانب پھر آیا وہ ماہ — ہوا سب کی نظرونمین عالم سیاہ
جہاز ایک تھا خاص جو شاہ کا — بنا برج روشن وہ اوس ماہ کا
مصاحب بھی تھے ساتھ یون ہمسفر — ستارے ہون جسطرح گرد قمر

غرض شاہزادہ ہوا جب سوار — جہازونکے لنگر اوٹھے ایکبار
اوسی دم لگی چلنے باد مراد — روانہ ہوئے پھر وہ سب شاد شاد
کہون کیا مین احوال اب شاہ کا — کہ آفت ہوا ہجر اوس ماہ کا
تڑپتا تہا کچھ دل مین کھو کے وہ — دم سرد بھرتا تھا رہ رہ کے وہ
جہازون کا جب تک رہا سامنا — یہ دیکھا کیا اور رویا کیا
ہوے جب وہ نظروںسے اوسکے نہان — ہوا گھر کے جانب کو اوسدم روان
یہان شہ پہ طاری تہا سوز و گداز — چلے جاتے تھے وہان وہ پانچون جہاز
ابھی بحر الفت سے اوبھرا نہ تھا — محیط اجل مین ہوا مبتلا
غرض بیس دن کا تہا عرصہ ہوا — کہ اک لکہ ابر پیدا ہوا
ہوا ایک بیک اک تلاطم بپا — مخالف لگی چلنے اوسدم ہوا
کہا ناخدا نے کہ آیا غضب — ہین طوفانکے اب یہ سامان سب
ابھی کہتا تھا سب سے یہ ناخدا — ہوا ہو گئی تند حد سے سوا
کیا گو کہ اوسدم بڑا بندوبست — مگر ہو گئے سارے پردے شکست
اجل نے کیا دست آفت دراز — تلاطم مین آئے وہ پانچون جہاز
وہ دریا غضب کا وہ طوفانکا زور — وہ موجین غضب کی وہ پانیکا شور
ہوا آخر کار بیڑا تباہ — ستارون سمیت اوسمین ڈوبا وہ ماہ
جہاز اور جہازی فنا ہو گئے — ہوا کچھ نہ معلوم کیا ہو گئے
یہان تو جو ہونا تھا وہ ہوچکا — سناتا ہون اب حال مین شاہ کا
غم و رنج مین جان کھوتا تہا وہ — پسر کے تصور مین روتا تہا وہ
نہ کھانے سے مطلب نہ پانیسے کام — زبان پر تہا ہر وقت بیٹے کا نام
یہی شغل تہا اوسکو شام و سحر — اسی طرح گذرا اوسے سال بھر

وزیروں سے تب شہ نے اکدن کہا — روانہ کرو نامے اب جابجا
کوئی نامہ بر جا کے لائے خبر — کہین ہے تو کچھ اوسکی آئے خبر
کسی سے نہ گم گشتہ پائی گئے — نہ آئی خبر لوگ آئی گئے
ملی بعد اک سال کے یہ خبر — ہوا غرق دریا مین شہ کا پسر
سنی جب یہ بیٹی کی شہ نے خبر — تڑپ نے لگا گر کے تب خاک پر
ہوا قول قائل یہان پھر شروع — ہوئی خود بخود پھر طبیعت رجوع
یہ کہتا تھا کیونکر اب آئے پسر — جہان مین ہے باپ جائے پسر
کہون کیا مین احوال مسعود شاہ — پسر کے جو غم مین تھی حالت تباہ
قیامت تھی اوس وقت گویا بپا — ہوا خانہ شاہ ماتم سرا
ارکین دولت تھی وہان جسقدر — کھڑے رو رہے تھے وہ باہمدگر
وزیرون نے سمجھایا تب شاہ کو — کہ رونا ہے تا زیست اوس ماہ کو
نجائے گا یہ رنج اب عمر بھر — خدا دے کسی کو نہ داغ پسر
کسیکو بھی یہ غم گوارا نہین — بجز صبر کچھ اسکا چارا نہین
وزیرون سے یہ سنکے شہ نے کہا — تمہارا یہ کہنا تو سب ہے بجا
مگر جوش الفت کو مین کیا کرون — یہ جی چاہتا ہے کہ رویا کرون
ہوا وہ جو مرضی تھی اللہ کے — یہ کہکر اوتار الباس شہی
لباس عزا پھر پہن کر کہا — یہ غم آج سے میرا ہمدم رہا
کسی سے نلونگا کبھی مین خراج — کیا ترک اب مینے یہ تخت و تاج
رکھا تاج کو پھر نہ بالائے سر — نہ بیٹھا پھر اوسدن سے وہ تخت پر
جو کہنا تھا قائل کو وہ کہہ چکا — ہوا جبکہ عرصہ کئی ماہ کا
لکھا ہے یہ اک روز کا ماجرا — وزیر معظم جو تھا شاہ کا

نہایت عقیل اور بڑا ذی وقار — کہا اوسنے شہ سے کہ ای شہریار
یہ لوگوں سے مینے سنی ہے خبر — کوئی شخص کعبہ مین ہے نامور
اوسے لوگ کہتے ہین دستِ خدا — خدا نے اوسے تیغ کی ہے عطا
شجاعت زمانے مین مشہور ہے — سخاوت زمانے مین مشہور ہے
جہانمین نہین کوئی اوسکا نظیر — گدا اوسکے در کے ہین شاہ و وزیر
وہ سارے زمانیکا ہے دادرس — نہین باقی رہتی کسی کی ہوس
خدا نے یہ رتبہ ہے اوسکو دیا — مددگار عالم ہے اوسکو کیا
زمانِ گذشتہ مین جو تھے نبیؑ — سوا اونکی جتنے تھے اونکی وصیؑ
بشر جانور اور دیو و پری — غرض انمین جس پر مصیبت پڑی
مددگار جاکر یہ اوس کا ہوا — کیا اوسکی مشکل کو حل برملا
سمی خدا ہے وہ حق کا ولی — کہ ہے نام اوس شاہ دین کا علیؑ
نہین حکم سے منحرف کوئی شی — حیات و ممات اوسکی قبضے مین ہے
ہے دونو جہانکا وہ مشکل کشا — نصیری اوسے جانتے ہین خدا
یہ سب ہے ذکر یعقوب عالی ہمم — پسر کے جدای کا تھا اونکو غم
علیؑ نے کیا اونکا غم برطرف — کہ پایا اونھون نے وہ بچھڑا خلف
چلین اونکی خدمت مین حضرت اگر — وہ بیشک ملا دینگے بچھڑا پسر
یہ دستور اعظم سے جب دم سنا — ہوا دل سے نام علیؑ پر فدا
ملونگا پسر سے ہوا یہ یقین — ہوا عازم کعبہ پھر شاہ چین
وزیر معظم نے دیکھا یہ جب — دیا حکم ارکان دولت کو تب
کہ تیار ہو جلد ساز سفر — نہ ہو حاجت حکم بار دگر
ہوا جب کہ تیار ساز سفر — روانہ ہوا شاہ فرخ سیر

غرض چند روز و زمین طے کرکے راہ ‎ ‎ ہوا وارد کعبہ مسعود شاہ

لگا پوچھنے سب سے وہ نیک نام ‎ ‎ بتاؤ مجھے بارگاہ امام

بتایا کسی نے پھر اوسکو وہین ‎ ‎ وہ ہے بارگاہ شہنشاہ دین

نظر آیا جسدم وہ دولت سرا ‎ ‎ سواری کو چھوڑا پیادہ چلا

گیا جب وہ سلطان درِ شاہ پر ‎ ‎ جھکا آستانِ فلک جاہ پر

لگا کہنے جنت ہی یہانکی زمین ‎ ‎ یہ کہکر ملی اوسنی اپنی جبین

غرض جبہہ سائی وہ جب کر چکا ‎ ‎ یہ اوسوقت قنبر سے اوسنی کہا

وطن چھوڑ کر مین ہون آیا یہان ‎ ‎ مجھے لے چلو پیش شاہِ جہان

تو پھر ساتھ قنبر کے مسعود شاہ ‎ ‎ ہوا با ادب داخل بارگاہ

ہوا جبکہ خدمت مین وہ باریاب ‎ ‎ نظر آئے اوسکو مہ و آفتاب

بہم تھے جو مسند پہ جلوہ کنان ‎ ‎ رسولؐ زمن اور امام زمانؑ

جھکا دیکھتے ہی بصد احترام ‎ ‎ کئے با ادب اوسنے پھر دو سلام

جواب سلام اوسکو پہلے دیا ‎ ‎ نبیؐ نے پھر ارشاد اوسی کیا

بتا اب یہ مجکو تو ای نیک نام ‎ ‎ غرض ہے علیؑ سے کہ مجھسے ہے کام

کوئی درد ہے تو دوا ہے علیؑ ‎ ‎ ہی مشکل تو مشکل کشا ہے علیؑ

کلام نبیؐ سنکی بولے علیؑ ‎ ‎ مین بندہ ہون مولا ہین یہ ہی نبیؐ

ذرا انکا سایہ جو مجھپر پڑا ‎ ‎ اوسی سے میرا نام روشن ہوا

مین ذرہ ہون اور یہان بھی آفتاب ‎ ‎ مین اک کمترین اور یہ عالیجناب

یہ سنتی ہے قدمونپہ وہ گر پڑا ‎ ‎ علیؑ سے یہ رو کر وہ کہنے لگا

نہین ہے کوئی اور مشکل کشا ‎ ‎ یہین سے روا ہوگا مطلب میرا

کہون کیا جو دل پر ہے میرے الم ‎ ‎ نہین مرثیے سے میرا حال کم

پسر تھا میرا ایک رشک قمر — کیا اوس نے دریا کا وہانسے سفر
مصاحب بھی تھی ساتھ اوس ماہ کے — ارادے سے جاتا تھا وہ بیاہ کے
کہان تک کہون یا شہ بحر و بر — ہوا غرق دریا وہ لخت جگر
غرض جب سے مینے سنا ہے یہ حال — ہوا ہے مجھے اپنا جینا وبال
ہوا غرق دریا جو وہ رشک ماہ — دیکھا یا مقدر نے روز سیاہ
رعایا کو ماتم کا یہ جوش ہے — کہ سب شہر اب تک سیہ پوش ہے
نہان ہے جو آنکھوسے وہ نوجوان — ہے اندھیر نظرونمین سارا جہان
کہون ماں کا اوسکے مین احوال کیا — ہے شام و سحر اوسکو شغل بکا
کھلے موی سر مین اور آنسو روان — زبان پر یہ ہے ہای کڑیل جوان
کبھی رو کے کہتی ہے کس جا ہے تو — نہان میری نظرونسے بیٹا ہے تو
کہانسے مین اب ڈھونڈ لاؤن تجھے — مین کس طرح اے لال پاؤن تجھے
ہوی غرق ساری کمائی مرے — اجل تیرے بدلے نہ آئی مرے
حضوری کا جب عزم مینے کیا — یہ پیغام حضرت کو اوسنے دیا
یہ لونڈی تصدق ہو یا شاہ دین — قرار اب شب و روز مجکو نہین
میرے حال پر رحم اب کیجئے — میرا لال مجھسے ملا دیجئے
یہ جو کچھ ہے اوس نوحہ گر نے کہا — میرا بھی تو مطلب یہی ہی شہا
مین ہون شہر کا اپنے گو بادشاہ — مگر ہون غلام رسالت پناہ
یہان سے کہان جاؤن مین نوحہ گر — مین حضرت سے لونگا وہ نور نظر
سنا درد کا جب یہ اوسکی بیان — بہت روی سنکر رسول زمان
کہا پھر علیؑ سے کہ یا مرتضےؑ — تمہین ہو زمانے کے مشکل کشا
مسیح جہان تم ہو اور نامور — کرو کدکہ زندہ ہو اسکا پسر

یہ سنتے ہی اوٹھے شہ ذوالفقار
ہوے اپنے گھوڑے پہ جلدی سوار

چلے جب کہ کعبہ سے شاہ امم
ہوے ساتھ قنبر بھی با صد حشم

جلو مین تھا حضرت کے مسعود شاہ
اور اوسکے جلو مین بھی اوسکی سپاہ

ہوا تب یہ حکم شہ حق پسند
کہ سب کر لین آنکھونکو اسوقت بند

کیا سب نے بند اپنی آنکھونکو تب
یہ حکم جناب امیر عرب

اطاعت ہو اوسکی نہ کیون سب پہ فرض
کہ قبضے مین جس شہ کے ہو ملکے عرض

پہونچتے ہی حضرت نے سب سے کہا
کہ اب کھولو آنکھونکو دیکھو ذرا

کہا دیکھکر سب نے دریا چین
کہان وہ زمین اور کہان یہ زمین

ابھی تھے کہان اور آئے کہان
نہ تھا ہمکو جس جا کا وہم و گمان

سوا معجزے کے کہین اسکو کیا
ہے علیؑ رہنما ہین ہے علیؑ رہنما

لگا کہنے حضرت سے مسعود شاہ
اسی مین ہوا ہے وہ بیڑا تباہ

یہ قنبر سے اوسوقت شہ نے کہا
تو دریا کی سب مچھلیون کو بلا

خبر مجھ سے والا گہر کے کہین
وہ ماہیت اسکے پسر کے کہین

کہا بڑھ کے قنبر نے اوسوقت تب
کہ اے مچھلیو تم نکل آو سب

بلاتے ہین تمکو امام زمانؑ
بہت جلد حاضر ہو تم سب یہان

یہ آواز سنکر وہ تھرا گئین
او بھر کر کنارے پہ سب آ گئین

فقط مچھلیون کو کہا تھا طلب
مگر آ گئے ساکن بحر سب

رئیس ایک مچھلی تھی اونمین بڑی
نگہ جب کہ حضرت کی اوسپر پڑی

یہ کہنے لگے اوس سے شاہ زمان
کہ دریا مین ڈوبا ہی ایک نوجوان

پسر تھا شہ چین کا وہ خوش نہاد
شب و روز کرتا ہے وہ اوسکو یاد

پدر کو ہے مدت کی ہر دم تلاش
تو اب جا کے ڈھونڈ اوسکے میت کی لاش

یہ سنتی ہے ارشاد شاہ زمان ۔ گئین ڈھونڈنے اوسکو سب مچھلیان
بہت ہر طرف بحر مین کی تلاش ۔ کسی نے نپائی مگر اوسکی لاش
ملا جب کسیکو نہ اوسکا پتا ۔ یہ حضرت سے پھر سب نے آکر کہا
وہان تک تو ہو آئین سب مچھلیان ۔ نہ دیکھا تھا ابتک کبھی جو مکان
تو مجبور ہین یا امام زمن ۔ نہ ہاتھ آیا اوسکا کوے عضو تن
کہین کیا ہم احوال دریا کا اب ۔ ہویدا ہے حضرت پہ احوال سب
یہ کہنے لگے ہنس کے شاہ زمان ۔ مین دریا کا سب حال ہون جانتا
ہے اس سمت کو ایک پتھر پڑا ۔ وہ ہے سرخ رنگ اور نہایت بڑا
ہے اوسکے تلے اوسکی اونگلی پڑے ۔ وہ اونگلی کوئی جاکے لاے ابھی
کہ ہو راہ دریا سے تم آشنا ۔ وہ لاؤ تو ظاہر ہو شان خدا
سنا جب کہ حضرت سے اوسکا نشان ۔ جو مچھلی بڑی تھی ہوئی وہ روان
غرض جاکے پونہچے وہ جسدم وہان ۔ اوسے منہ مین لائی وہ مثل زبان
کنارے پہ جب لاکے اوسکو رکھا ۔ اوترآئے گھوڑے سے مشکل کشا
فرس سے اوترتے ہی شاہ زمان ۔ وہان آئے انگشت تھی وہ جہان
بلطف و کرم پہلے دیکھا اوسے ۔ ردا سے پیمبر کے ڈھانپا اوسے
سوئے قبلہ منہ کرکے جب کی دعا ۔ تو آمین کی آئی فلک سے صدا
غرض آمد شد نفس کی ہوئے ۔ کہ اتنی مین چادر بھی ہلنے لگی
ہوا زیر چادر یہ تب ماجرا ۔ کہ انسان کے پیدا ہوے دست و پا
ہٹا کر ردا منہ سے وہ مہ لقا ۔ زمین سے اوٹھا کلمہ پڑھتا ہوا
وہ اوٹھتے ہی شہ کے قدم پر گرا ۔ قدم پر پھر آنکھون کو اپنے ملا
اوڑے یک بیک سبکے ہوش و ہوس ۔ تصدق ہوے اور پھرے آس پاس

یہ حضرت نے پھر شاہ چین سے کہا
یہ سنتے ہی قدمون پہ وہ گر پڑا
وصی ہے نبیؐ کے اور امام مبین
نہین کوئی ایسا بجز شاہ کے
نُصیری جو کہتے ہین شہ کو خدا
ہنسے شاہ اور اوسسے کہنے لگے
یہ سنکر گیا جب قریب پسر
کنارے وہ سب لوگ ہونے لگے
گلے سے ملا جب وہ بچھڑا پسر
علیؑ کے تصدق سے پایا اوسے
یہ ہے عین احسان رب غنی
وہ گل باپ سے اپنی جب مل چکا
جدا ہون رفیقون سے مین یا امامؑ
کہا اونکے مان باپ نے مجھسے گر
جواب اسکا کیا دیگا اونکو غلام
مصاحب مرے گر نہ زندہ ہوئے
سوا اسکے پھر کوئی چارہ نہین
پسر نے کہا جب یہ با اشک و آہ
کہا تب یہ حضرت نے اے مرحبا
نہ کر رنج اس کا تو اے نوجوان
یہ سب مرتبہ ہے اوسی نے دیا

اسے دیکھ بیٹا یہی ہے تیرا
تصدق ہوا اور کہنے لگا
جہان مین سوا شہ کے کوئی نہین
کہ اس طرح مردے کو زندہ کرے
ہے بیشک یہ سب اونکا کہنا بجا
تو بیٹے سے مل تو خوشی ہو مجھے
کھڑے تھے وہان بیچ مین جو بشر
وہ دونو گلے مل کے رونے لگے
لگا کہنے سب سے یہ وہ نوحہ گر
نہ تھی آس ملنے کی جسکی مجھے
کہ بخشی ان آنکھونمین پھر روشنی
یہ تب رو کے حضرت سے اوسنے کہا
وطن مین نجائے گا تنہا غلام
بتاؤ کہان ہین ہمارے پسر
اونہین بھی کرین زندہ شاہ انام
نہین ہے یہ منظور خادم سے جے
کہ پھر غرق دریا ہون یا شاہ دین
پدر نے رخ شاہ پر کے نگاہ
مروت نے تیری مجھے خوش کیا
کہ عقدہ کشا ہے خدای جہان
کہ ہر چیز پر مجکو قادر کیا

نہ اس بات سے دل مین ہو تو ملول ——— کہ ہوگا ابھی تیرا مطلب حصول
یہ فرما چکے جب زبان سے امام ——— گئے قرب دریا شہ خاص و عام
چڑھا کر ید اللہ نے آستین ——— کیا داخل بحر دست یمین
بڑھا یہانتک جب دستِ شاہِ ہدا ——— زمین نے جہازون کو اونچا کیا
نکالا جو دریا سے حضرت نے ہاتھ ——— وہ پانچون جہاز اوسکے تھے ساتھ ساتھ
تھی اس طرح بالائے دریا جہاز ——— نہ ڈوبے تھے دریا مین گویا جہاز
مصاحب تھے سب زندہ بیٹھے ہوئے ——— نظر آئے وہ سبکو ہنستے ہوئے
جہازونسے اوترے زمین پر وہ جب ——— اوترتے ہی سب نے کیا شکر رب
جو کافر تھے وہ اہل ایمان ہوئے ——— معہ شاہ چین سب مسلمان ہوئے
رفیقون سے جب شاہزادہ ملا ——— ہوا دل مین خوش اور شہ سے کہا
یہ ہے عرض خادم کے یا شاہ دین ——— تصدق ہو حضرت پہ جان حزین
ہوئے یہ تو یا شاہ حاصل مراد ——— ملے مجکو محبوب تو دل ہو شاد
چڑھا ہے میرے سر پہ سودائے عشق ——— ابھی تو مین ہون غرق دریائے عشق
یہ سنکر کہا شہ نے بہتر ہے آ ——— غرض سبکو ہمراہ اپنے لیا
چڑھے جب جہازونپہ چھوٹے بڑے ——— اوسے دم خطا کو روانہ ہوئے
غرض یونہی طے کرکے راہ دراز ——— سواد خطا مین وہ پانچون جہاز
قریب آگئے ساحل سے جب وہ تھمے ——— اوسی دم جہازونسے لنگر پڑے
کہا تب یہ حضرت نے اک شخص سے ——— تو کہہ جا کے حاکم سے اس شہر کے
علیؑ نے دیا ہے یہ تجکو پیام ——— سن اب گوش دل سے تو اے نیکنام
کہ بیٹی جو تیری ہے اک رشک ماہ ——— پسر سے شہ چین کے کر اوسکا بیاہ
جو پیغام شاہ ہدا ——— قبول اوسکو شاہ خطا نے کیا

خوشی سے بدل نامرادی ہوئی
بڑی دھوم سے پھر وہ شادی ہوئی

خوشا رہبر انس و جانکے عطا
ہوئے اہل دین سارے اہل خطا

رعایا نے کی ترک راہ خطا
مسلمان ہوا خود وہ شاہ خطا

دولہن دولہ کو لیکے مسعود شاہ
وطن کو چلا وہان سے باعز و جاہ

روانہ ہوئے جب وہ پانچون جہاز
ہوئے داخل کعبہ شاہ حجاز

معجزہ دیگر جناب امیر المومنینؑ وصی رسول رب العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ موزون جو کرتا ہون اب معجزے
لکھے ہین کتابون مین سب معجزے

یہ کرتے ہین عمار یاسر بیان
کہ جاتے تھے کوفہ سے شاہ زمان

زبان پر ہے یہ ذکر جس روز کا
مین اوس روز حضرت کے ہمراہ تھا

قریب ایک دہ کے جو پہونچے امام
کہ نخلا ہے مشہور اوس دہ کا نام

پچاس آدمی وہانسے ظاہر ہوئی
وہ قوم یہود ایسے سب مرد تھے

یہ آتے ہی حضرت سے سب نی کہا
تمہین ہو علیؑ بادشاہ ہدا

جواب اسکا اونکو یہ شہ نے دیا
مہین ہون علیؑ بولو مطلب ہے کیا

وہ بولے کہ عقل بشر دنگ ہے
سنا ہے یہان دفن ایک سنگ ہے

کہ نام انبیا کے ہین اوسپر کھدے
تمہارے نبیؐ اور پہلے جو تھے

نشان اوسکا یا شاہ ملتا نہین
سنا ہے پر آنکھون سے دیکھا نہین

بزرگون سے بھی اپنے اکثر سنا
اونھین بھی نشان کچھ نہ اوسکا ملا

جو ہو تم امام زمان یا علیؑ
بتاؤ جگہ ہمکو اوس سنگ کے

کلام اونکا سنکر یہ شہ نے کہا
مرے ساتھ آؤ تو مین دون بتا

یہ فرماکے اوٹھے جو حضرت چلے
گیا مین بھی ہمراہ وہ بھی گئے

چلے تھے وہانسے ابھی چند گام
وہ سب لوگ تھے اور امام انام

کہ ایک تودۂ ریگ پیدا ہوا
ٹھہر کر وہان شہ نے سب سے کہا

سنین سب ادہر اکدن آتا تھا نیز
بساط سلیمان پہ جاتا تھا مین

تو جسوقت مین آکے پہنچا یہان
اسی طرح تھا سنگ جب بھی نہان

کہا سب نے ہم مین یہ قدرت نہین
ہٹائین جو تودہ کو طاقت نہین

کلام یہود ان پہ جسدم سنا
ہوا سے یہ شہ نے اشارہ کیا

کہ اس تودہ ریگ کو اے ہوا
بہ عجلت بسرعت یہان سے ہٹا

ہوا جب ہوا کو یہ فرمان شاہ
کیا تودۂ ریگ اوس نے تباہ

اوٹھا کر وہان سے نہ اگجا رکھا
اوسی دشت مین اوسکو پھیلا دیا

نشان ریگ کا جب نہ باقی رہا
تو اک سنگ اوس جا پہ ظاہر ہوا

یہ بولے پھر اون سے شہ نامدار
جو آئے تھے اوس سنگ کے خواستگار

وہ یہ سنگ ہے آکے دیکھو اسے
کہ جویا تم آئے تھے جس سنگ کے

اوسے دیکھکر سب نے شہ سے کہا
نہین ہے یہ وہ سنگ شاہ ہدا

یہ وہ سنگ ہوتا اگر یا امام
تو پیغمبرون کے کہدے ہوتے نام

یہ کہنے لگے اون سے شاہ انام
کہ اوس سمت کو سب وہ کندہ ہین نام

کہا شاہ معجز نما نے یہ جب
وہان اہل قریہ بھی حاضر تھی سب

گہر دینے وہ لائے کدال اور کلنگ
کہ کہو دین زمین اور اوٹھائین وہ سنگ

یہہ اون سب نے جسوقت تدبیر کے
زمین گرد پتھر کے کہودی گئے

اوٹھانے لگے جب زمین کہد چکے
مگر کچھہ نہ پتھر کو جنبش ہوئے

کہا اوس جماعت سی تب شاہ نے
الگ تم کھڑے ہو سب اس سنگ سے

یہ سنتی ہی وہ سب وہانسے ہٹی
سو می سنگ پہر شہ مخاطب ہوگئے

ہوئی سخت حیران وہ جانسر تھی جو — کیا منقلب شہ نے اوس سنگ کو
یہودی اوسے جب لگے دیکھنے — تو دیکھا یہ ہین نام اوسپر کھدے
سلیمانؑ و داؤدؑ و نوحؑ جلیل — کلیمؑ و محمد مسیحؑ و خلیلؑ
وہ پہلے دلونمین پشیمان ہوئے — پڑھا پھر تو کلمہ مسلمان ہوئے
تو بعد اوسکے سب نے یہ شہ سے کہا — گواہی یہ ہم دیتے ہین برملا
کہ پہچانا جسنی تمھین یا علیؑ — نجات اوسکے عقبی مین بیشک ہوئے
جو برگشتہ اس در سے ای شاہ ہے — وہ بیشک رہ دین سے گمراہ ہے
تمھین ہو وصئے رسول خدا — ہے توریت و انجیل مین تین پڑھا
غرض جب یہودی مسلمان ہوئے — وہ سب اہل زہ بھی مسلمان ہوئے

معجزات جناب فاطمۃ الزہرا سیدۃ النسا العالمین
دختر رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتابون مین لکھا ہے یہ معجزا — کہ اک دن حضور شہ انبیاؐ
مدینہ مین حاضر ہوئے کچھ عرب — وہ تھے قوم کے اپنے سردار سب
سبھون نے یہ کی عرض پیش رسولؐ — کرین کچھ گذارش اگر ہو قبول
توجہ جو پائی تو سب نے کہا — ہے شادی کے گھر مین ہماری بنا
عنایت کا اس گھر پہ ہے خاتمہ — عجب کیا جو شرکت کرین فاطمہؑ
سوال اونکا سنکر کیا یہ خطاب — کرون اوس سے دریافت تب دون جواب
خبر کیا نجانے کہ جانے بتولؑ — یہ فرما کے مسجد سے اوٹھے رسولؐ
حرم مین جو پہونچے رسول انام — کیا فاطمہ سے یہ شہ نے کلام
میرے پاس آئے ہین شیخ عرب — بلاتے ہین شادی مین تمکو وہ سب
سنا سیدہ نے یہ حضرت سے جب — تو یہ عرض کی پیش شاہ عرب

بلاتے ہین مجکو جو شادی مین سب — کھلا اس بلانیکا مجھپر سبب
کہ جب ہووے محفل مین میرا گذر — تاسف کرین سب میرے حال پر
تفاخر سے وہان بیٹھے ہوینگے سب — زنان عرب دختران عرب
جواہر کے زیور ہین سب اونکی پاس — وہ سب پہنی ہوینگے زرین لباس
یہان کچھ بھی سامان میسر نہین — بجز کہنہ چادر کے چادر نہین
نہ موزے نئے ہین نہ جامہ نیا — وہ ہین جس مین پیوند ہین جا بجا
جو اس حال سے ہوگا جانا میرا — خوشی ہوگے اعدا کو حد سے سوا
کئے سیدہ نے یہ جب دم سخن — ہوے سنکے غمناک شاہ زمن
کہ اتنے مین جبرئیل نازل ہوے — یہ آتے ہی حضرت سے کہنے لگے
کہ خالق نے یا سرور خاص و عام — کیا ہے یہ ارشاد بعد از سلام
کہ رخت کہن ہے جو زہرا کے پاس — وہی اوسکو پہناکے بھیجو لباس
سنا فاطمہ نے جو حکم خدا — بجالا کے شکر خدا یہ کہا
مجھے حکم خالق مین کیا ہے کلام — یہ ہے عین الطاف رب انام
یہ کہکر اوٹھین اور پہنا لباس — وہی کہنہ کپڑے جو تھے اونکے پاس
چلین جب کہ شادی مین بنت رسول — شماتت سی اعدا کے دل تھا ملول
کہ ناگاہ سکان ہفت آسمان — بدرگاہ خلاق کون و مکان
بصد عجز کرنے لگے التجا — یہ ہے دختر خاتم انبیا
ہمارا یہ مطلب ہے باہم گر — اسے دل شکستہ تو یارب نکر
فرشتون نے یہ عرض جس دم کیا — یہ جبرئیل کو حکم خالق ہوا
کہ جاؤ مدد فاطمہ کی کرو — مہیا کرو وہ ضرورت جو ہو
یہ حکم خدا سنکی روح الامین — بعجلت گئی سوئے خلد برین

غرض لیکے جنت سے پوشاک نور کیا خدمت سیدہ مین ظہور

چلے تھے جنان سے جو روح الامین تو اک لاکھ حورین بھی ہمراہ تھین

اوسی وقت حضرت تھین گھر سے چلین کہ حاضر ہوی جبرئیل امین

کیا زیب تن آپ نے وہ لباس وہ حورین کھڑی ہو گئین اون پاس

نظر آیا جدم یہ لطف خدا زمین پر جہکین اور سجدہ کیا

اوٹھین جب کہ سجدے سے خیر النسا خدا نے کیا نور اپنا عطا

کہون کیا کہ کیا تہا وہ نور مبین زبان سے بیان اوسکا ممکن نہین

بجا لاکے مدح و ثنائے الہ چلین فاطمہ گھر سے با عز و جاہ

گئے پھر سوے چرخ روح الامین وہ سب حورین ہمراہ حضرت گئین

غرض جاکے پونہچین یہ شادی مین جب وہان منتظر تھین زنان عرب

نظر آئی جسوقت اک روشنی تعجب ہوا سب کو حیرت ہوئے

محلے کے سب لوگ حیران ہوے جہان کیون ہے روشن پریشان ہوے

سنی جسنے حورونکی صوت حسن غش آیا ہوا ایسا محو سخن

زنان عرب کے سب ہمدگر دولہن کو اکیلا وہین چھوڑ کر

گئین پیشوائی با صد ادب شرف یاب خدمت ہوئین جا کے جب

تو دیکھا ستارونمین جو ماہ ہین بصد فخر حورین بھے ہمراہ ہین

جلاتے ہوے مجمرونمین وہ عود چلے آتے ہین ساتھ پڑھتے درود

زمانے کی باتین فراموش تھین زنان عرب جو تھین مدہوش تھین

ادب سے تفاوت سے آتی تھین ساتھ کوئی چومتی تھی قدم کوئی ہاتھ

غرض سیدہ بیٹھین محفل مین جب صفین باندھ کر حورین اکبار سب

کھڑی ہو گئین سب بروی ہوا زمین پر قدم ایک کا بھی نہ تہا

زنان عرب حال یہ دیکھکر | اوٹھین اور گرین دم بدم خاک پر
دولہن کی بھی آخر یہ صورت ہوے | کہ کرسی سے اکبار وہ بھی گرے
وہ گرتے ہی کرسی سے بیہوش تھے | اوسی حال مین جان پھر اونہی دے
کسی کو خوشی پھر نہ اک پل ہوئی | وہ شادی عزا سے مبدل ہوئی
ہوا شور اک آہ و فریاد کا | بنی بزم شادی کی بزم عزا
ہوا پیش حضرت جو یہ سانحا | مکدر ہوئین آپ حد سے سوا
کیا پھر وضو اور پڑہکر نماز | جھکین سجدۂ حق مین باصد نیاز
دعا کی یہ سجدہ مین اللہ سے | جو بندے ہین مقبول یارب تیرے
قسم تجکو اونکی اطاعت کی ہے | قسم تجکو اپنی جلالت کی ہے
کہ بنت پیمبر کو تو اے خدا | اب اس شرمساری سے کردی رہا
ابھی فاطمہ کر رہین تھین دعا | ابھی سر بھی سجدے سے اوٹھا نہ تھا
کہ ناگاہ میت کو جنبش ہوئے | پھر اک چھینک آئی و سے اور اوٹھے
ہوئی زندہ جب وہ بحکم خدا | اوٹھین سجدۂ حق سے تب فاطمہ
سلام آپکو پھر دولہن نے کیا | قدم پر گری اور رو کر کہا
ہو مقبول اے بنت خیر البشر | پیمبر ہین برحق تمہارے پدر
تمہارا خدا ہی جو اے فاطمہ | وہ برحق خدا ہے وہ برحق خدا
بتون کو جو کہتے ہین کافر خدا | کلام اونکے باطل ہین سب کہل گیا
غرض ختم جب اوسنے تقریر کے | وہ باصدق دل پھر مسلمان ہوے
یہ اوسدن کا احوال مرقوم ہے | مسلمان ہوئی مرد و زن سلک سے
دولہن کے عزیز و اقارب تھے سب | سوا اونکے تھے اور بھی جو عرب
تنفر ہوا اونکو اصنام سے | مشرف ہوے سب وہ اسلام سے

پھر اس معجزیکا وہ چرچا ہوا — کہ سب شہر نے حال سارا سنا
گئیں اپنے گھر میں وہ شاد جب — پدر سے کہا جاکے یہ حال سب
نبی نے یہ احوال جسدم سنا — کیا سجدۂ شکر اور یہ کہا
کہ اے نور دیدہ جو تم نے کہا — خدا سے ہے امید اس سے سوا

معجزہ دیگر رہن شدن چادر جناب فاطمہ علیہا السلام و مسلمان گردیدن یہودان

لکھا ہے یہ اک روز کا ماجرا — روایت ہے صادق نیا معجزا
علیؑ ولی شاہ ارض و سما — گئے اک یہودیکے پاس اور کہا
کہ تھوڑے پیسے جو مجکو تو قرض دے — یہودی نے کی عرض تب شاہ سے
کسی چیز کو رہن رکھو اگر — تو میں جو کہو تمہیں دوں شہ بحر و بر
علیؑ لے گئے جامۂ فاطمہ — لکھا ہے کہ جامہ وہ تھا صوف کا
دیا اوس یہودی کو اور جو لئے — گئے اور وہ جو فاطمہؑ کو دئے
غرض لے کے وہ جامہ فاطمہؑ — یہودی بھی پھر اپنے گھر میں گیا
جو تھی گھر میں اوسکے حفاظت کی جا — وہاں جاکے اوس جامہ کو رکھدیا
یہ کہتا ہوں میں حال اب شام کا — یہودی کی زوجہ کو اک کام تھا
ضرورت کے باعث سی ادھر گئے — جہاں کام تھا کچھ وہاں پر گئے
وہاں جاکے دیکھا عجب ماجرا — ہے اک نور سب گھر میں پھیلا ہوا
تعجب ہوا کچھ اوسے کچھ جو اس — غرض پھر کے آئی وہ شوہر کے پاس
بیان کرکے سب حال اوسے کہا — چراغ آج میں نے جلایا نہ تھا
سبب اسکا کچھ میں نہیں جانتی — کہ یہ کیا ہے اور کیسی ہے روشنی
یہودی یہ تعجب آیا وہاں — کہ وہ روشنی تھی ہویدا جہاں

یہ دیکھا پھر اوس روشنی کا ظہور / کہ ہے جامۂ فاطمہؑ کا یہ نور
یہ حال اوس پہ جسوقت روشن ہوا / تو زوجہ سے اپنی یہ اوسنے کہا
سمجھ اب نہین شبہ اسمین ذرا / کہ آل عباؑ کا ہے رتبہ بڑا
انہین سبکو حاصل ہے قرب خدا / وہ کافر ہون بیشک جو انسے پھرا
خدا نے ہمین دی ہے عقل لطیف / نہ حاصل کرین اس پہ دین شریف
ہوا دفعتًا اوسپہ لطفِ خدا / اوسے دم معہ زن مسلمان ہوا
ہوئی صبح جسدم یہودی اوٹھا / قبیلے سے اپنی یہ جا کر کہا
کہ اس شب کو گذرا ہے یہ سانحا / غرض تھا جو دیکھا بیان سب کیا
یہ سنکر یہودی کے سب اقربا / مسلمان ہوے دل سے کلمہ پڑہا
غرض پھر یہودی کی زوجہ نے سبھے / عزیزون کو اپنے ہدایت یہ کی
ہوے دین سے وہ بھی سب بہرہ ور / اقارب بھی اوس زن کے اسّی نفر

معجزات حضرت امام حسن علیہ السلام

یہ سب ہونگے موزون بوجہ حسن / کہ ہین معجزات امام حسنؑ
لکھا ہے یہ راوی نے اک معجزا / کہ جاتے تھے عُمرہ کو شاہ ہدا
جلو مین تھے اصحاب پیر و جوان / سوے کعبہ تھا قبلۂ دین روان
رکاب سعادت مین تھا کوئی غیر / اوسے لوگ کہتے ہین ابن زبیر
سنو ایک منزل کا یہ ماجرا / کہ پونہچا سرا تک جو سب قافلا
تو اوترے یہ کہتے ہوے سب وہین / کہ یہان تشنے بجائین گے آگے کہین
کئی نخل خرمہ تھے اوسکے قریب / نہ تھا جنکو برسونسے پانی نصیب
چلی تھی خزان کی جو اونپر ہوا / تو خشکیدہ وہ سر سے تھے تا بہ پا
اونہین دیکھکر سب ہوے ملول / نہ پتی تھے اونمین نہ پھل تھے نہ پھول

غرض خیمہ برائے شہ بحر و بر | بچھایا گیا فرش زیر شجر
وہ حسن گل فاطمہ اور وہ فرش | کہ جس فرش سے خار کہاتا تہا عرش
زمین کہہ رہی تھی بصد انبساط | بساط سلیمانکی کیا ہے بساط
جو نخل اور تہا اک قریب امام | بچھا فرش ابن زبیر اوسمقام
بچھونے پہ بیٹھا جو مرد دلیر | نظر اون درختونپہ کی تابہ دیر
ادھر مسکرائے جناب حسنؑ | ادھر اوسکے لب پر یہ آیا سخن
خزان خشک کرتی نہ انکو اگر | ضرور ان درختومین ہوتے ثمر
مین خرمی وہ کہاتا اٹھاتا یہان | مگر امر فور ہے یہ ممکن کہان
مخاطب ہوا نخل باغ رسولؐ | کہ حاجت روا ہم ہین کیون ہے ملول
جو خواہش تجھے ہو تو کیا ہے محال | وہ بولا کہ ہے دل کو رغبت کمال
اوٹھا کر سوئے چرخ دست طلب | دعا اک پڑھے سرور ہاشمی تب
کوئی شخص سمجھا نہ لفظ دعا | مگر شہ اعجاز ظاہر ہوا
ہوا سے گرم کے جو جہونکے چلے | اوسی وقت وہ نخل پہولی پہلے
وہ جمال ہمراہ جو اوس کے تہا | خدا کی قسم کھائے اور یہ کہا
کہونگا نہ اسکو کہ ہے معجزا | یہ ہے سحر بے شبہ اے مجتبا
جواب اوسکو معجز نما نے دیا | کہ اے وائے تجھپر یہ جادو نہ تہا
خدا نے دعا کی یہ میرے قبول | کہ مین ہون جگر بند بنت رسولؐ
رطب پھر درختونسے اتنے گرے | کہ سب قافلہ کو کفایت ہوی
غرض چند مردم مسلمان ہوی | زبیری و جمال مرتد رہے

معجزہ دیگر حضرت امام حسن علیہ السلام

لکہا ہے یہ راوی نے قول امام | بارشاد صادق علیہ السلام

یہ شیعون نے حضرت سے اک دن کہا — کہ کہلتا نہین اسکا مطلب شہا

تحمل جو کرتے ہین آپ اسقدر — تو ہے ابن سفیانکا کیا شہ کو ڈر

جواب اسکا سب کو یہ شہ نے دیا — وہ کرتا ہون مین جو ہی حکم خدا

خدا سے کرون مین ابھی جو دعا — اسی وقت ہو جائی مطلب میرا

بُرے ہین جو یہ ملک شام و عراق — مین چاہون تو دونو مین ہو اتفاق

جو دیکھین تو ششدر رہین خاص و عام — ابھی دنکی ہو شب سحر کے ہو شام

مین چاہون تو ہو مرد عورت ابھی — مین چاہون تو عورت ہو مرد قوی

کوئی شخص باشندہ تہا شام کا — وہ اوسوقت صحبت مین موجود تہا

وہ کہنے لگا بے ادب نابکار — یقینی ہے حضرت کا اسپر مدار

ہوا ختم جس وقت اوسکا بیان — کئی اور مشرک بہی آئی وہان

دیا شہ نے اوس شخص کو یہ جواب — کہ آتی نہین شرم او بے حجاب

تو عورت ہی اور آکے بیٹھا کہان — کہ سب مرد بیٹھے ہوئی ہین جہان

جو کی اوس نے خود اپنی اوپر نظر — تو دیکھا کہ بیشک ہی حال دگر

علامت جو پائی تو سوچا بغور — کہ بی شبہ ہین سارے عورتکی طور

یہ اعجاز دیکھا تو مشرک وہ سب — مسلمان ہوئی پیش شاہ عرب

کہا شہ نے اوس سے کہ اوٹھ یہانسے جا — چھپا اپنا منھ اوڑھ سر پر ردا

وہ کر اب جو ہی عورتونکا چلن — تری زوجہ اب مرد ہے تو ہی زن

قرین تجھسے ہوئیگی وہ وقت شب — کہ بیشک وہ عورت بنی مرد اب

رہے گا ابھی تو اسی حال مین — کہ فرزند پیدا ہوا سال مین

مگر ہوگا خنثہ وہ تیرا پسر — خطا ایسے کیجیو نہ بار دگر

کہا تہا جو حضرت نے واقع ہوا — پھر اون دونو نے شہ سے آکر کہا

معاف اب ہو ہوا ہماری خطا — براے خدا یا امام ھدا
ہم اب توبہ کرتے ہین پیش حضور — حقیقت مین ہم سے ہوا تہا قصور
شہ دین نے اونکے لئے کے دعا — جو پہلے تھا وہ حال اونکا ہوا

معجزہ دیگر جناب امام حسن علیہ السلام

یہ لکھتا ہے اک راوے معتبر — بعنوان خوب اور بہت مختصر
امامت امام حسنؑ کی تہی جب — برادر تھے دو اونکے یہ ہین لقب
کہ تہا ایک کا نام عبدالاحد — اور اوس دوسرے کا تہا عبدالصمد
غرض ابن سفیان کی وہ دوست تھے — قصیدے تھے اوسکی ثنا مین لکھے
لکھا ہے یہ احوال اک روز کا — محبون مین حضرت کے اک شخص تہا
کسی سمت اک دن وہ مائل ہوا — کہ عبدالاحد وہان مقابل ہوا
ہوئی پیشواؤن کے خاطر نزع — کسیکو پر اسکی نہ تھے اطلاع
یہ عبدالاحد نے کہا عام ہے — امام زمان حاکم شام ہے
لگا اسے کہنے تب عاشق پنجتنؑ — کہ بیشک امام زمان ہین حسنؑ
سوا انکے ہادی نہین ہی کوئی — کہ وہ ہین جگر بند بنت نبیؐ
یہ سبط نبیؐ ہین یہ ابن علیؑ — یہ معجز نما ہین وہ مرد شقی
ہوا گفتگو کو غرض طول جب — گئے دونو خدمت مین حضرت کے تب
یہ حضرت سے عبدالاحد نے کہا — کہ اے سرو بستان خیر الورا
یہ شیعہ تمہارا جو ہے تند خو — یہ کہتا ہے بد حاکم شام کو
بیان کر چکا جب یہ عبدالاحد — وہ جاہل لگا کہنے حضرت کو بد
محب جو کہ حضرت کے موجود تھے — اوسے قتل کرنے کو وہ سب اوٹھے
غرض صلح کی سب سے کہکر سخن — خود اوٹھکر گئے گھر مین شاہ زمنؑ

نکل آئے جب صورت ماہتاب — تو اک قرص نقرہ لئے تھے جناب
یہ ارشاد عبد الاحد سے کیا — کہ لے جا اسے آج اور کل بھی آ
یہی کل ہے کہنا کہا ہے جو آج — مین اک قرص پھر دونگا بی احتیاج
یوہین روز آنا اب اک بار تو — اسے ترک کرنا نہ زنہار تو
یہ حضرت کا خلق حسن دیکھکر — اوسی دم گیا وہانسے وہ اپنے گھر
غرض داخل خانہ جب وہ ہوا — تو یہ کام اوسوقت اوس نے کیا
بلایا عزیزون کو احباب کو — وہ آئے تو اونسے کہا سب سنو
قریب آکے بیٹھے جو اہل عیال — کہا سب سے حضرتکا اوسنے وہ حال
جواب اوسکو اوسدم یہ سبنے دیا — کہ تو نے اونہین کلمۂ بد کہا
عوض اوسکا حضرتنے پھر یہ کیا — کہ تجکو کیا قرص نقرہ عطا
یقین دل کو اپنے یہ اب ہوگیا — کہ برحق وہ ہے ہین امام ھدا
ہوا گھر سے عبد الاحد پھر روان — معہ خویش و احباب و ہمسایگان
وہ پونہچا جو اس طرح حضرتکے پاس — لکھا ہے کہ سب مرد و زن پنج پچاس
غرض چوم کر دست و پاے امام — ہوے دل سے حضرتکے شیعہ تمام
سنا جب کہ عبد الصمد نے یہ حال — کیا بھائی پر اوسنے غصہ کمال
لگا کہنے بھائی سے باصد عتاب — کیا دین آبائی تو نے خراب
یہ چاہا کہ راحت ملے کم اسے — مین پونہچاؤن ایذا اسی دم اسے
کیا قتل کا قصد ظالم نے تب — وہ اوٹھی جو ساتھ اوسکے شیعہ تھے سب
بچا قدرت حق سے عبد الاحد — لگا ہاتھ شیعون کے عبد الصمد
ہوی جبکہ فرصت زد و کوب سے — کیا قید لے جا کے گھر مین اوسے
ہوا قید جس وقت عبد الصمد — تو کہتا تھا حضرت کو ملعون بد

سنو حال یہ دوسری روز کا
لعینوں نے اک جا پہ مجمع کیا

ملازم سے تھے وہ حاکم شام کے
لکھا ہے کہ سب افسر فوج تھے

کیا سب نے آپس میں یہ مشورہ
کہ دونوں کا اب کیجئے فیصلہ

تو کچھ لوگ صحبت سے اوس دم اٹھے
غرض گھر پہ عبد الصمد کے گئے

در خانہ کھولا تو دیکھا کہ واہ
ہوا ہے وہ ملعون خرس سیاہ

وہ جس وقت سب پھر کے آئے وہاں
کیا حال اوس روسیاہ کا بیان

تعجب کیا سنکی اور سب اوٹھے
اوسی وقت سب اوسکے گھر پر گئے

وہاں جا کے پونہچے جو سب کینہ خواہ
یہ دیکھا کہ بیشک ہی خرس سیاہ

یہ ہیں بینی و گوش انسان کے
کہ جو دیکھے اوسکو وہ پہچان لے

خلیفہ کو یہ حال سب نے لکھا
اور اک نامہ بر کو روانہ کیا

غرض نامہ پونہچا خلیفہ کے پاس
وہ پڑھتے اوسکے ہوا بیحواس

جواب اوسکا اوسنے لکھا یہ ادھر
جلا دو اوسے آگ میں سر بسر

پر اس کا رہے سبکو باہم خیال
کہ ظاہر نہووے کسی پر حال

خلایق سے ہی خوف مجکو زیاد
حسن کا زیادہ نہوا اعتقاد

ابھی حکم آیا نہ تھا شام سے
کہ اس واقعہ سے جو آگاہ تھے

وہ پہلے ہی شیعہ ہوے تھے تمام
لکھا ہے کہ سنی تھے وہ سب نیکنام

معجزات جناب امام حسین علیہ السلام

یہ موزوں جو کرتا ہوں اب معجزا
ہے اس طرح راوی نے اسکو لکھا

یہ کرتے تھے ارشاد زین العباد
کہ اک دن حضور شہ خوش نہاد

بمجلس اک عرب آ کے وارد ہوا
برائے ملاقات شاہ ہدا

جدا ہو گئے زوجہ سے پر وہ عرب
یونہیں آیا بے غسل و بے ادب

یہ مطلب تہا اسطرح انی سے یہان
اوسے دیکھتی ہے شہ مشرقین
یہ کہنے لگے یا اخا العرب
کہ اس حال سے تو ہے آیا یہان
کہا شہ نے بے غسل اور بے وضو
جنب مین تو وارد ہوا اسمقام
جو مطلب تہا میرا نمایان ہوا

امامت کا حضرت کے ہوا امتحان
دل و جان حیدرؑ امام حسینؑ
نہین شرم تجکو مجھے ہے عجب
کہا اوسنے کیا ہے وہ کیجئے بیان
بہم ہوکے زوجہ سے آیا ہے تو
عرب نے یہ سنکر کہا یا امامؑ
غرض پڑھ کے کلمہ مسلمان ہوا

معجزۂ دیگر جناب امام حسین علیہ السلام

لکہا ہے سوے شام شمر و عمر
ہوا ایک قریہ مین ناگہ گذر
یہودی بھی تہا ایک ساکن وہان
کسی نے یہ دی جاکے اوسکو خبر
سرو نکے ہے ہمراہ لشکر بڑا
وہان جاکے دیکھے شہیدونکی سر
تو دیکھا کہ ہلتے ہین اوس سر کے لب
غرض قرب سر جاکے اوسنے سنا
لگا پوچھنے پہر وہ ہر ایک سے
اوسے اہل لشکر نے دے یہ خبر
وہ بولا کہ نام پدر تو سنا
تو یہ سنکی پوچھی سے سب نے کہا
اسیرون کے ہمراہ آیا ہے جو

لئے جاتے تھے سب شہیدونکے سر
کہ حر ران کہتے تھے اوسکو بشر
کسی ٹیکرے پر تہا اوسکا مکان
کہ آئے ہین بستی مین کچھ آج سر
یہ سنتی ہے وہ اپنے گہر سے چلا
پڑی شہ کے سر پر جو اوسکی نظر
ہوا ملکہ سخت اوسکو عجب
کہ ہے ایک آیہ وہ سر پڑھ رہا
یہ کس کا ہے سر تم بتاؤ مجھے
کہ ہے یہ حسینؑ ابن حیدرؑ کا سر
بتاؤ کہ ہے نام مادر کا کیا
وہ ہے فاطمہؑ بنت خیر الوریٰ
یہ عابد ہے ابن شہ نیک خو

یہودی نے یہ سنکے دل مین کہا
نہوتا یہ دین انکا برحق اگر
شہادت کا کلمہ پہر اوس نے پڑہا
کیا سارے کپڑونکو پہر چاک چاک
منگائی وہین اوس نے باچشم نم
غرض خادمونسے پہر اوسنے کہا
ولی خدا ہین یہ والانہاد
یہ اسباب لے جاکے تم انکو دو
کہ اے رہبر دین امام ہدا
موکل سرون کے جو ہمراہ تھے
یہ کرتا ہے کیا بھیجتا ہے یہ کیا
خلیفہ کے دشمن ہین یہ سب اسیر
اسیرون سے اب جلد ہو تو جدا
یہ سنکر رہی پہر نہ یحیی کو تاب
مجھے ایک تلوار لا دو ابھی
غرض لے کے تلوار یحیی بڑہا
لڑائی تھی اوسکی عجب ڈہنگ کے
بہر جا کہ شمشیر او کار کرد
یکے را حمایل یکے را بسر
جب اسطرح کی جنگ بیخوف و باک
شہادت سے فایز وہ وہ اخر ہوا

کہ برحق ہے دین اسکے مان باپکا
تو قرآن نہ پڑہتا بریدہ یہ سر
عمامہ کیا اپنے سر سے جدا
اور ڈالا سر پہ اپنے وہ خاک
عبا و قبا اور دس سو درم
وہ جاتے ہین آگے امام ہدا
کہ نام مبارک ہے زین العباد
میری سمت سے پہر گذارش کرو
اسے صرف کیجئے براے خدا
وہ سب ملکے یحیی سے کہنے لگے
تجھے ڈر نہین حاکم شام کا
تو دیتا ہے انکو یہ مال کثیر
نہین سر جدا ہوگا تن سے ترا
کیا خادمون یہ اپنے خطاب
ہو بس ان لعینونسے ہی جنگ کے
پے جنگ تکبیر کہتا بڑہا
لعین تاب لائی نہ اوس جنگ کے
یکی را دو کرد و دو را چار کرد
یکے را بہ پشت و یکی را کمر
کیا چند شخصون کو اوسنے ہلاک
گیا ملک فانی سے ملک بقا

ہوا کیا ہے انجام اوسکا سعید
یہ ہے مشہور سب مین و یحیی شہید

معجزہ کہ بہ کربلای معلی در روضہ منورہ جناب امام حسین شد روایت

ہوا ہے یہ اعجاز اس سال مین
یہی مثنوی میرے جس سال مین

سن معجزہ اب سنین ماہ و شش
ہزار و دو صد اور ہشتاد شش

وہ اعجاز کرتا ہون اب مین بیان
کہ جو کربلا مین ہوا ہے عیان

مجھے تو میرے دوستنے ہے لکھا
مگر ہے یہ اخبار مین بھی چھپا

نظام ایک عمدہ مین سردار تھا
سیہ دل تھا غدار و مکار تھا

غرض معرکہ ہے یہ اک روز کا
کہ روضہ مین حضرت کے وہ بی حیا

چلا تیغ باندھے ہوئے ایکبار
کیا کچھہ نہ خوف شہ ذوالفقار

اوسے کفش بردار مانع ہوا
کہ تلوار باندھے حرم مین بجا

یہ روضہ ہے اے شخص جنت کا رشک
جہہ کہتے ہین اس جا ملک اپنی اشک

زہے اوج ایوان گردون جناب
زمین پر ہے عرش برین کا جواب

در ابن حیدر ہی عالم پناہ
سرافیل و جبریل کی سجدہ گاہ

خلاف ادب ہے یہ جانا ترا
یہان تیغ رکھدے تو روضہ مین جا

شقی نے دیا یہ جواب قبیح
اسی طرح جاؤن گا پیش ضریح

رہے گی یہ تلوار زیب کمر
نجس ہی ہین ہون آج ای بیخبر

یہ جاتا تو ہے مجکو اب فرض عین
مین دیکھون مرا کیا ہین کرتے حسین

یہ سنتی ہی ساکت ہوا کفش دار
بڑھا آگے یہ کہہ کے وہ نابکار

غرض پہلے در سے گذر کر لعین
گیا جلد باب دوم کے قرین

بڑھا پھر نہ آگے وہان سے قدم
ہوا ظاہر اعجاز شاہ امم

بیک گردش چرخ نیلوفری
رہا آپ باقی نہ وہ خودسری

طمانچہ غضب کا جو منھ پر لگا
سوئی پشت نحس اوسکا رخ پھر گیا

شقی پر یہ گذرا عجب سانحا
کہ جو کچھ تھا آگے وہ پیچھے ہوا

طمانچہ تھا وہ یا پیام قضا
لعین چرخ کھا کر زمین پر گرا

عجب وارث ہے حیدر کی شمشیر کا
طمانچہ پڑا منھ پہ اوس شیر کا

گئی خادم شاہ وہان دوڑ کر
اوٹھا کر اوسے لائی بیرون در

زبس منقلب تھا رخ بی ادب
تو تھے لوگ اوسکے پس پشت سب

پوچھا سبھون نے سجھے کیا ہوا
شقی خادمون سے یہ کہنے لگا

مین برگشتہ بخت اسکا کیا دون جواب
نہ دیکھا تھا ایسا کبھی انقلاب

میرے منھ پہ اک سیلی ایسی لگی
کہ صدمی سے جسکی یہ صورت ہوئی

حقیقت مین یہ ہے کہ بیشک و ریب
بشر کا نہ تھا ہاتھ تھا دست غیب

مجھے لے چلو جلد حمام مین
یہ عجلت ہو سرگرم اس کام مین

خبر کر کے حاکم کو خدام سب
اوسے لی گئے سوی حمام سب

کہ اتنی مین حاکم بھی آیا وہان
کیا سب نے وہ حال اوسی بیان

سنا جب کہ حاکم نے یہ ماجرا
بلا کر حکیمون کو اوس نے کہا

کرو تم علاج اسکا ایسا ابھی
کہ ہووے درست اسکا چہرہ ابھی

حکیمون نے حاکم سے تقریر کی
علاج اسکا ہم سے نہوگا کبھی

علاج اوسکا حاکم نے پھر یہ کیا
کہ رسی مین بندھوا کے اوسکا گلا

کہا بعد اوس کے یہ خدام سے
کہ روضہ مین لیجا کے عباس ع کے

ضریح مبارک مین تم باندھ دو
مقدر مین اسکے جو کچھ ہی وہ ہو

عجب کیا بحل ہو جو اسکی خطا
کہ عباس ہین ابن مشکل کشا

در فیض ہے در علمدار کا
فرشتون کو ہے فخر دربار کا

زہے مرقد شیر ضرغام حق / جگر جسکی ہیبت سی ہوتی ہین شق

بہ آداب مجرے کو جب آتے ہین / قدم سرورونکی بہی تہراتے ہین

یہ سنتی ہی خدام شاہ زمان / اوسے لیکے ہمراہ آئے وہان

غرض داخل روضہ جسدم ہوے / ضریح مقدس مین باندہا اوسے

رہا پہر بڑی دیر تک وہ بندہا / مگر فایدہ کچہ نہ اوس کو ہوا

ضریح مبارک سے پہر کہول کر / اوسے لیگئے وہانسے پہر اوسکے گہر

پہنچتے ہی اک دم مین فی النار تہا / کہ دوزخ ہی کے وہ سزاوار تہا

ہی قول امیر اس جگہہ بے ریا / کہ ہے شہ کا یہ معجزا دوسرا

دعا کو پہر حکم اوس نے دیا / کہ ہو کربلا آج عشرت فزا

خوشی معجزے کی کرین تین دن / زن ومرد اور سب جوان ومسن

ہوئے شاد سب ساکن کربلا / کیا جشن ہر شخص نے برملا

سلامی کے توپین جو چہٹنے لگین / تو ہلنے لگے کربلا کے زمین

ہر اک سمت مسرور تہی خاص وعام / مبارک سلامت کی تہی دہوم دہام

ہوا غم ہر اک دل سے برخاستہ / دوکانین ہوئین خوب آراستہ

دوکانون کی رونق کرون کیا رقم / ورق تہے مرقع کے گویا بہم

وہ صراف اور وہ خریدار جمع / کہ پروانے ہون جسطرح گرد شمع

کہون کیا جواہر فروشونکی شان / کہ کان جواہر تہے ہر اک دوکان

کرین وجد دیکہین اگر خاص وعام / در ولعل والماس ونیلم تمام

وہ بزاز اور وہ دوکانونکی زیب / ہر اک پارچہ دلکش ودلفریب

وہ سنجاب وقاقم والوان ولوم / وہ سندس وصوف ودیبای روم

سمان طرفہ ہر سو تہا بازار مین / گلستان کا عالم تہا بازار مین

کسی سمت پھولونکی تھین چھڑیان   کسی سمت میوونکی تھین ڈالیان

رطب اور انگور و سیب و انار   کرون خوبیا اون کی کیا آشکار

نزاکت کے باعث سے افسردہ تھے   تصور سے کھانیکے پژمردہ تھے

وہ دیندار و ابرار غلہ فروش   نمازی و دریادل و اہل ہوش

مصفا دوکانونکو کھولے ہوئے   کرم پہ نگاہونکو تولے ہوئے

مکان سب نئی رنگین کئے برمحل   کہین جھاڑ تھے اور کہین تھے کنول

جلے ہر طرف وہان چراغ طرب   ہوئی شہر مین روشنی تین شب

عجب عید تھی اور خوشی تھی عجب   گلے لوگ ملتے تھے ہنس ہنس کے سب

خوشی کیا کہون اہل ایران کے   حقیقت مین ہین جان ایمان کے

سب آپس مین کہتے تھے شہ کے فدا   لعین کو ملی سرکشی کی سزا

یہ خدام درگاہ مین تھے پکار   کہ مولا ترے معجزے کے نثار

معجزات حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

یہ اعجاز لکھتے ہین خوش اعتقاد   کہ بیٹھے تھے مجمع مین زین العبادؑ

معاند بھی حاضر تھے اور دوست بھی   کہ اک ہرنی صحرا سے وارد ہوئی

نہایت پریشان اور بے ہواس   کھڑی ہو گئی آکے حضرت کے پاس

زمین ترپ کر وہ ناشاد کام   لگے چومنے دست و پای امامؑ

پھر اپنی زبان مین کچھ اوسنے کہا   سوا شہ کے کوئی نہ سمجھا ذرا

کئی دوستون نے یہ شہ سی کہا   کہ یا شاہ ہرنی یہ کہتی ہے کیا

جواب اسکا شہ نے یہ اونکو دیا   کہ صیاد بچہ پکڑ لے گیا

یہ چاہا تھا کل اسنے دی اوسکو شیر   جدا ہو گیا بس وہ ہو کر اسیر

تو مطلب یہ اسکا ہے فریاد سے   کہ بچہ دلا دو مین صیاد سے

سنا یہ تو حیران ہوے خاص و عام — ہوا تب یہ حکم امام انام
کہ صیاد کے گھر پہ جائے کوئی — میرے پاس جلد اوسکو لای کوئی
غرض جب کہ صیاد حاضر ہوا — یہ کہنے لگے اوس سے شاہ ہدا
وہ بچہ جو کل تو پکڑ لے گیا — تو ہے آج ہرنی کا یہ مدعا
وہین اوس بچہ کو تجہہ سے اسوقت لون — اسے دودہ اوسکی پلانیکو دون
جو ہین دودہ سے پیٹ اوسکا بہرے — وہ بچہ تجھے پہر یہ واپس کرے
یہ سنتی ہی قدمو نپہ بوسہ دیا — وہین لاکے بچے کو حاضر کیا
وہ ہرنی تہی الفت مین اوسکے اسیر — پلانے لگی روکے بچہ کو شیر
وہ روی جو منہہ دیکہکر شاہ کا — مین قربان حضرت کو رحم آگیا
کہا اشک بہر کر یہ صیاد سے — کہ لے قیمت اور مجکو بچہ یہ دے
یہ صیاد نے عرض اوس دم کیا — یوہین بچہ یہ شہ کو مین نے دیا
یہ ہرنی سے اوسوقت شہ نے کہا — کہ بچہ کو لے اور صحرا کو جا
غرض لیکے بچے کو باصد خوشی — سوئی دشت ہرنی روانہ ہوئی
مگر راہ مین وہ یہ کہتے چلے — کہ برحق امام زمان ہین علے
جو دشمن کہ اوسوقت موجود تہے — وہ سب دل سے حضرت کے شیعہ ہوے

معجزہ دیگر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

روایت یہ کرتے ہین عاصم رقم — کہ ہم اور سلمان خالد بہم
کہین شہ کے ہمراہ جاتے تہے ہم — کہ ناگاہ دو شخص آئے بہم
تو اوسوقت کہنے لگے ہم سے شاہ — کہ دونون یہ ہین چور بے اشتباہ
گرفتار انکو کرو بر ملا — مگر انسے ہونا نہ غافل ذرا
قرین وہان اک کوہ تہا اوسمقام — سلیمان سے شہ نے کیا یہ کلام

کہ اس کو وہ پر دو وہین کیسی پڑے
یہانسے اب اس کو وہ پہر چلا تم
یہ سنتی ہے حکم شہ نامور
وہ کیسونکو جسوقت لائے وہان
غرض جب مدینہ مین داخل ہوے
یہ احوال حاکم نے جسدم سنا
ملازم اونہین لیگئے ہاتہون ہاتہ
ہوئے جب وہ حاضر تو پہر یہ کیا
تو اوسوقت حاکم سے شہ نی کہا
وہان اک کیسی کا مالک جو تہا
اوسے کیسہ دیکر یہ شہ نے کہا
سنو اسکے مالک کا تم یہ پتا
پہر اک چور کا ہاتہ کاٹا گیا
نہین ہاتہ کٹنے کا کچہہ مجکو غم
تصدق سے شہ کے یہ جہگڑا مٹا
سوا اسکے چوری کی توبہ بہی کے
سنا یہ تو حضرت نی اوسی کہا
یہ معلوم ہو اب کہ توبہ کے ساتہ
غرض تیسرے دن وہ وارد ہوا
اوسی وقت حاکم نے پہر شہر کے
وہ جب شہ کی خدمت حاضر ہوا

پر از زر ہین اور منہ اونکی بند ہے
میرے پاس کیسونکو لے آؤ تم
گئے پہر سلیمان اوس کو وہ پا
گئے پہر مدینہ مین شاہ زمان
تو ہم اور سلیمان ہمراہ تہے
تو چورونکو پاس اپنے بلوالیا
وہ کیسی بہی دونو گئے اونکی ساتہ
شکنجی مین دونو کو کہنچوا دیا
شکنجی سے چورونکو کر دے رہا
تو مال اوسکا شہ نے اوسے دیدیا
کہ یہ ایک کیسہ جو باقی رہا
کہ وہ تین دن بعد اب آئیگا
تو اوس چور نے یہ کہا برملا
کہ کاٹا گیا پیش شاہ امم
ملے گی نہ محشر مین اسکی سزا
خطا اب یہ مجہہ سے نہوگی کبہے
تو ہے اہل جنت سے اے باوفا
وہ جنت مین پونہچا کٹا تہا جو ہاتہ
کہ تہا دوسرا کیسہ جس شخص کا
حضوری مین حضرت کی بہیجا اوسے
اوسے کیسہ دیکر یہ شہ نے کہا

تو یہ چاہتا ہے خبر اسکی دون — کہ اس کیسہ مین کیا ہے تجھے کہون
یہ کی عرض اوس نے کہ شاہِ ھدا — یہ فرمائین مجھسے ہے کیسہ مین کیا
یہ فرمایا حضرت نے تب ایکبار — ہین دینار اسس کیسہ مین دو ہزار
مگر نصف تیرے ہین نصف اور کے — ابھی وہ بھی آتا ہے پیچھے تیرے
محمد ہے نام اوس کا دیندار ہے — سخی ہے نمازی ہے ابرار ہے
جو مالک کہ اوسوقت موجود تھا — لکھا ہے نصارا اتھا وہ قوم کا
یہ اعجاز جب شہ سے ظاہر ہوا — تو حضرت سے اوس شخص نے یہ کہا
مین ایمان لایا اوس اللہ کا — کہ یکتا ہے جو اور ہے واحد خدا
محمد ہین بے بیشک رسول خدا — وصی آپ ہین اور امامِ ھدا
اسی ذکر مین وہ سبے حاضر ہوا — وہ جو صاحب کیسہ تھا دوسرا
غرض دونو رخصت ہوی شاد شاد — بر آئی جو تھی اوسکے دل کی مراد

معجزۂ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

زمانہ لکھا ہے اسس اعجاز کا — کہ عبد الملک حاکم شام تھا
مدینہ کے حاکم کو اوس نے لکھا — سنو فرق اس ظلم مین اب ذرا
ہین نسلِ علی سے وہان اک امام — محمد ہین باقر علیہ السلام
او نہین تو میرے پاس اب بھیجدے — کہ کار ضروری ہے اونسے مجھے
مدینہ مین جب آئی تحریر شام — تو حاکم نے حضرت کو بھیجا پیام
یہانسے سوئے شام اب جائین آپ — نہ تاخیر کچھ اسمین فرمائین آپ
تامل مناسب نہین اسمین اب — کہ عبد الملک نی کیا ہی طلب
یہ پیغام سُنکر شہ بحر و بر — ہوے آپ امادہ بہر سفر
چلے جب مدینہ سے شاہ انام — ہوئے ساتھ صادق علیہ السلام

نہین کذب صادق ہی ہے یہ کلام — کہ کم سن تھے صادق علیہ السلام

غرض چند روز وہین ہان تھے شاہ — کہ اک گاؤن ملتا ہے ما بین راہ

شعیب اک پیمبر تھے فرخندہ خو — اونھون نے بسایا تھا اوس گاؤن کو

وہان دیکھا حضرت نے یہ ماجرا — کہ اوس گاؤن مین اک بڑا دیر تھا

ہجوم خلائق سو ہی دیر ہے — نئے لوگ ہین اور نئی سیر ہے

یہ احوال پھر شہ پہ ظاہر ہوا — کہ راہب ہی یہان اک بڑا پارسا

وہ بعد اک برس کے جو آتا ہی یہان — مسائل سبھون کو بتاتا ہے یہان

گئے پھر تو حضرت بھی اوس دیر مین — قدم شہ نے رکھا ہے خیر مین

ہوے جلوہ فرما جو شاہ ھدا — یہ دیکھا کہ ہے جمع خلق خدا

تکلف کی پوشاک پہنے ہوی — ہین خاموش سب لوگ بیٹھے ہوے

اور اوس دیر مین ہی بلند اک جا — اور اوس پر ہے اک پیر بیٹھا ہوا

کہون کیا ضعیفی کا مین اوسکی حال — نہایت مسن ہی وہ فرخندہ فال

بڑہے ابرو ونکی ہین بال اسقدر — کہ ہو جس سے تشبیہ دشوار تر

کہا دل نے تب کہکے یون پیچ و تاب — کہ آنکھون پہ تہی وہ سفید اک نقاب

نظر اوسکی جب شہ کے اوپر پڑی — تو یہ بات حضرت سے اوسنی کہی

کہ بیگانے ہین آپ یا آشنا — نہین ہون مین تم مین سے شہ نے کہا

وہ بولا ہین مرحوم امت جناب — نہین جاہیلو نسے دیا یہ جواب

غرض پھر یہ حضرت سے اوسنے کہا — کہ اسوقت دل چاہتا ہے مرا

بتاؤ مجھے تم کرون جو خطاب — دیا یہ کہ تم پوچھو مین دون جواب

یہ اوسوقت بولے شہ نامدار — کہ اس امر مین ہے تجھے اختیار

کیا شہ سے راہب نے تب یہ کلام — شجر اک ہی جنت مین طوبی ہی نام

یہانتک تو ہم سب ہین بالاتفاق — مگر ہان یہ بیشک بڑا ہی نفاق
یہ ہم لوگ کہتے ہین باہم دگر — کہ ہے اصل طوبی کے عیسی کی گہر
تمہارا عقیدہ ہے یہ برملا — محمد کے گہر سے ہی اسکی بنا
تو جنت مین گہر کوئے ایسا نہین — کہ جس گہر مین اک شاخ طوبی نہین
اور اوس پر نہین اصل کو کچہ زوال — کہو کیا ہے دنیا مین اوسکی مثال
کہا سنکی حضرت نی اوسکا سوال — کتابین خدا کی ہین اوسکی مثال
ہر اک شخص کو اوس سے ہے فایدا — کمی اون مین ہوتی نہین اک ذرا
کہا تب یہ راہب نی یہ تو سنا — نظیر اسکی دنیا مین ہون چاہتا
ہمارا تمہارا ہے قول اک زبان — تصرف مین لائین گے اہل جہان
ثمرہای فردوس آبِ بہشت — طعام بہشت اور شراب بہشت
یہی اکل و شرب اونکا ہوگا سدا — مگر بول و غایط نہوگا ذرا
جواب اسکا تب شہ نے اوسکو دیا — نظیر اوسکی یہان ہے زنِ حاملا
حمل تک ہی مانکی جواب و غذا — اوسی مین سے حصہ اوس طفل کا
پر اوسکو نہین بول و غایط ذرا — کہا سنکی راہب نے ہان سچ کہا
کہا پہر کہ اب ہے یہ میرا بیان — ہے کس شی کی بولو کلید جنان
طلا ہے کہ نقرہ بتاؤ مجھے — تو فرمایا راہب سی تب شاہ نے
یہ سن گوش دل سے تو میرا بیان — نہین انمین سے ہے کلید جنان
زبان بلکہ مومن کی ہے وہ کلید — مگر جس سی توحید حق ہے پدید
زبان جب کہ کرتی ہے حمد خدا — تو وا اوس سے ہوتا ہے در خلد کا
کہا اوسنی یہ ہے بجا سب کہا — مین ہون اور اک مسئلہ پوچھتا
وہ کرتا ہون اسوقت تمسی خطاب — کہ ممکن نہو تم سے جسکا جواب

یہ راہب نے جسوقت شہ سے کہا — تو کہنے لگے اوس سے شاہ ھدا
جواب اوسکا دلخواہ جب پائے گا — بتا دین احمد مین تو آئے گا
یہ ارشاد حضرت جب اوسنے سنا — کیا یہ قبول اور سے کہنے لگا
بتاؤ یہ مجکو سے ہے کیا ماجرا — کہ دو بہائی تہے اونکو عرصہ ہوا
وہ اک رات اک مانسے پیدا ہوے — اور اک روز دنیا مین دونو مرے
مگر ایک تہا اون مین سو سال کا — دو صد سالہ تہا اک عجب کی ہی جا
ہوا ختم راحب کا جسدم بیان — مخاطب ہوی اوس سے شاہ زمان
یہ کہنے لگے تب شہ بے نظیر — تہے وہ دونو بہائی عزیر و عزیر
کہ اک روز دونو کی خلقت ہوئی — اور اک روز دنیا سے رحلت ہوے
رقم یہان مین کرتا ہون حال عزیر — ہوا خوب کیسا مآل عزیر
خدا کی جو اون پر عنایت ہوئے — پیمبر بنی وہ نبوت ہوئی
یہ فرمایا حضرت نے پھر اونکا حال — کہ گذرا جو کچہ بعد پنجاہ سال
کیا یہ بہی حضرت نے پہر ذکر خیر — کہ اک دہ مین پونہچے جو اکدن عزیر
مگر اوس مین یہ تہی خرابی پڑے — کہ تہا اہل دہ سے نہ زندہ کوے
اوسی دہ مین اک سمت اک باغ تہا — کہ میوی تہی سب اوسکی خوش ذائقا
غرض بیٹھ کر سایہ مین نخل کے — تناول کئے تہے جو میوی لگے
لیا وہان سے پہر شیرہ انگور کا — اور ایک کنج مین لیکے اوسکو رکھا
سبد مین رکھے میوی کچہ توڑ کر — پئے خواب پہر لیٹے زیر شجر
اور اکثر یہ رہتا تہا اونکو خیال — کہ ہو حشر اور نشر مین کیا مآل
پہر اوسوقت یہ فکر کرنے لگے — کہ ہون اہل دہ زندہ خالق کرے
ہوئی روح قبض اونکی اوسدم وہین — بحکم خداوند جان آفرین

چھپی سبکی نظروں سے پھر اونکی لاش | نپائیں کریں جانور گر تلاش
ہو لحم تنی یا کہ لحم امام | ہوا ہے ہر اک جانور پر حرام
ہوا پھر تو مرکب بھی اونکا ہلاک | رہی اوسکی بھی لاش بالای خاک
شراب و طعام اونکا ایسا رہا | کہ سو سال تک سب وہ تازہ رہا
ہوا بعد عرصہ کے یہ ماجرا | دوبارہ پھر آباد وہ دہ ہوا
غرض بعد صد سال مشتاق خیر | ہوئی داخل جسم روح عُزیر
تو پھر ایک فرشتہ بحکم خدا | لگا پوچھنے اون سے یہ برملا
کہ سو کر جو اوٹھے ہو تم اب یہان | تو سوئے ہو کتنا کرو کچھ بیان
کہا سنکے اوسدم یہ اوسکا سوال | کہ سویا تھا مین قبل وقت زوال
کہانتک کرون اب مین بیجا کلام | بس اتنا مین سویا کہ دن ہے تمام
فرشتہ نی یہ سنکی اون سے کہا | کہ تم سو برس سوئی کہتے ہو کیا
اگر ہو نہ باور یہ میرا بیان | تو مرکب کی دیکھو تم اب استخوان
غرض دیکھے مرکب کے جب استخوان | تو بوسیدہ پای وہ سب استخوان
یقین پھر فرشتہ کا کہنا ہوا | کہ اتنی مین مرکب بھی زندہ ہوا
تو بعد اوسکے پھر یہ اونھون نی کہا | کہ ہر شے پہ قادر ہے رب ہدا
وہ پھر اپنے مرکب پہ ہو کر سوار | وطن مین گئے وہانسے با صد وقار
تو وہ دو نو بھای عزیز و عزیز | لگے ملکے رہنے کہ تھے وہ نہ غیر
ہوا پھر یہ دونوکا آخر مآل | ہوئی زندگے اور پنجاہ سال
یہانسے ہوا ختم اب اونکا حال | کہ دونونے اک دن کیا انتقال
ہوا ختم جسوقت شہ کا سخن | تھی بیہوش گویا وہ سب انجمن
سب آپس مین کہتے تھی صل علے | یہ بندہ ہے مقبول اللہ کا

ہوا اس سخن کا جو سبکو یقین | گئے اپنی منزل پہ پہر شاہ دین
ہوا تھوڑے عرصہ مین یہ ماجرا | کہ کچھہ لوگون نے آکے شہ سے کہا
ہی راہب نے حضرتکو بہیجا پیام | قدم رنجہ فرمائین شاہ انام
کہا شہ نے کچھہ مجکو حاجت نہین | اوسے کام ہے تو وہ آئی یہین
غرض سنکی وہ لوگ شہ کا بیان | گئے اور راہب کولی آئی وہان
تو آتے ہی راہب نی شہ سی کہا | محمد ہو تم یا امام ہدا
جواب اوسکا راہب کو شہ نی دیا | مین ہون ابن بنت رسول خدا
کہا اوسنی بتلاؤ مادر کا نام | کہا فاطمہ بنت خیر الانام
کہا اوسنی بتلاؤ اسم پدر | کہا ہین علی خویش خیر البشر
کہا اوسنی تم ہو اونہین سکے پسر | یہ فرمایا شہ نے یہی ہین پدر
کہا یہ بہی کہدو تو ہو مجکو چین | ہو ابن حسن یا کہ ابن حسین
یہ کہنے لگے تب شہ مشرقین | کہ اے پارسا مین ہون ابن حسین
تو یہ سنکی راہب نے شہ سے کہا | گواہی یہ دیتا ہون مین برملا
خدا ایک جو ہے خدا ہی وہی | محمد ہین بیشک خدا کی نبی
اور اونکی وصی آپ لاریب ہین | ہی سب حق یہ جو کچھہ کہ کہتا ہون مین
غرض اوسکے ہمراہ جو لوگ تھے | اوسی وقت وہ بہی مسلمان ہوگئے
تصدق مین حضرتکے اعجاز کے | کہ سب اہل قریہ مسلمان ہوئے
مٹا کفر کا سبکی خاطر سے عشق | روانہ ہوئے شہ وہانسی دمشق
ہوئے داخل شام جسدم حضور | چلا گھر سے عبد الملک بی شعور
وہ جب پیشوائی کو گھر سے چلا | گرہ وار اکین بہی ہمراہ تھا
مشرف وحضرتسے جسدم ہوا | بہ تعظیم و تکریم لیکر پھرا

تو اوس گھر مین حضرت کو وہ لیگیا
کہ تھا تخت شاہی جہان پر رکھا

ہوئی شاہ جب تخت پر جلوہ گر
تو وہ خود بھی بیٹھا اوسی تخت پر

یمین کی طرف تھی شہ نامدار
اوس اور رنگ میں تھا وہ سوی یسار

مخاطب ہوا شہ سے اور یہ کہا
کہ ہین مسئلی مجھکو کچھ پوچھنا

بیان پھر کئے اوسنی وہ مسئلے
کہ اوس پر جو کچھ سخت و دشوار تھے

جواب اونکا پایا تو پھر یہ کہا
کہ ہے مشکل اب ویسی یہ مسئلا

کہ عالم ہمارے نہین جانتے
اوسے بھی اسیوقت حل کیجے

ہے یہ مسئلہ یا امامِ انام
جو امت کرے قتل اپنا امام

امام ایسا ہو وہ زمانیسے خوب
کہ طاعت ہو امت پہ اوسکی وجوب

تو اس عرض سے ہی یہ مطلب میرا
خدا اوسکو عبرت دکھائیگا کیا

غرض سنکی حضرت نی یہ مسئلا
جواب اسکا عبدالملک کو دیا

کہ امت سے جب ہوگی ایسی خطا
تو یہ حال ہوئے گا ہر سنگ کا

اوٹھائیگا اک سنگ جو بیدرنگ
لہو تازہ دیکھیگا وہ زیر سنگ

کہا سنکی عبدالملک نے یہ تب
جو فرمایا شہ نے یہی سب درست

کیا کوفہ مین جب علیؑ کو شہید
یہی سانحہ تب ہوا یہان پدید

مجھے یاد ہے یا شہ بحر و بر
مرے باپ کے گھر کے دروازی پر

نہایت کلان سنگ اک تھا پڑا
اوسی مینی اوٹھوایا کچھ کام تھا

اوٹھا سنگ جسدم تو دیکھا یہ رنگ
ہی اک تازہ خون جوش زن زیر سنگ

یہ حال اور پھر گریہ خیز اک کہا
کہ میرے گلستان مین اک حوض تھا

بنا تھا غرض حوض اسطرح سے
کنارے تھی اوسکے پتھر لگے

یہ کہتا ہون اوس روز کا ماجرا
ہوی قتل جسدن شہ کربلا

تو اوس باغ مین ناگہان مین گیا | یہ دیکھا وہان رنگ اوس حوض کا
ہین اوس حوض پر سنگ جتنی لگے | لہو تازہ جاری ہی ہر سنگ سی
بیان کر کے یہ حال اوس نے کہا | مین برحق امام آپ قایل ہوا
یہ سنتی ہے عبد الملک کا کلام | لگے کہنے آپسمین سب خاص و عام
ہین بیشک یہ آل رسول امام | ہین بیشک یہی اب جہانمین امام
مگر اسکے بعد اس طرح ہے لکہا | کہ عبد الملک نی یہ شہ سی کہا
وہی ہو گا جو آپ فرمائین گے | رہین گے یہان آپ یا جائین گے
کیا اوس سے ارشاد یہ شاہ نے | پسند اپنے جد کی ہی قربت مجھے
جواب اوسنے حضرت سی جب یہ سنا | تو کچہہ سوچکر دل مین ساکت ہوا
غرض ایک ہفتہ رہان رہکی شاہ | گئے پہر مدینہ کو باعز و جاہ

معجزہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

روایت یہ ابن سلیمان سی ہے | کرے خضر خامہ یہ منزل بھی طے
کیا ہے یہ راوی نے اسکا کلام | کہ تہا عہد صادق علیہ السلام
لکہا ہے کہ سلطان تہا اک ہند کا | وہ تہا نام حضرت پہ دل سی فدا
سنے تہے جو اوصاف حضرت بہت | ہوئی تہی اس سے محبت بہت
غرض روز و شب اوسکا یہ حال تہا | کہ ہوتی تہی اسی سے محبت سوا
وزیرون سے اک روز اوسنی کہا | مین کچہہ تحفے حضرت کو بہجواونگا
غرض جب یہ تجویز باہم ہوئے | کنیز اک حسین اور اسباب بہی
عریضہ پہر اک اور تحایف یہ سب | روانہ کئے پیش شاہ عرب
ملازم جو ہمراہ اسباب تھا | بڑا معتمد نام میراب تھا
ہوا جب مدینہ مین اوسکا گذر | معہ ہدیہ پہنچا در شاہ پر

سلیمان یہ کہتے ہین وہ در پہ تھا | کہ اتنے مین مین آکے وارد ہوا
تو اوسوقت اوسنے یہ مجہہ سے کہا | یہان ہون مین عرصہ سے بیٹھا ہوا
فرستادہ ہون مین شہ ہند کا | سو مجھے لیچلو پیش شاہِ ہدا
ہوا الغرض شہ کا جب سامنا | بآداب تسلیم سے کے اور کہا
شرف یاب عبد مسافر ہوا | رہ دور سے ہوان مین حاضر ہوا
ہوا مجکو یہان عرصہ حاضر ہوی | مگر اب مشرف ہوا شاہ سے
کہا اوسنی پہر یہ کہ شاہ زمان | شہ ہند نے مجکو بہیجا ہے یہان
یہ بہیجی ہے عرضی بعجز و نیاز | لگے پڑھنے وہ لیکے شاہِ حجاز
لفافے پہ تھا نام حضرت لکھا | اوسے کھول کر شہ نی مطلب پڑھا
لکھا تہا یہ اوسنی بعجز و نیاز | کہ مین ہون غلام شہ سرفراز
یقین ہے کہ ہو جائی گر فضل رب | ہدایت کرین مجکو شاہ عرب
یہ احوال لکھکر پہر اوسنی لکھا | کہ مقبول حضرت ہو ہدیہ میرا
اگرچہ یہ حضرت کی قابل نہین | تحائف مین ہی اک کنیز حسین
یہ ہدیہ ہے لیکن جو حاضر ہوا | بہت معتمد ہے یہ خادم میرا
امانت دیانت مین یہ فرد ہے | بری ہر خیانت سی وہ مرد ہے
یہ مضمون عرضی کا جب پڑہ چکے | تو فرمایا حضرت نی ہیزاب سے
اب ای شخص خاین یہانسے تو جا | یہ جو کچھ ہے لایا اوسے بھی اوٹھا
ہے جس مین کہ واقع خیانت ہوئے | نہ لونگا مین ای شخص اوسکو کبھی
یہ سنکر قسم کھا کے اوسنی کہا | کہ مینے نہین کی ہے ایسی خطا
تو کہنے لگے یہ شہ نیک خو | کہ جامہ جو پہنے ہے اسوقت تو
گواہی تیری دے جو جامہ تیرا | مسلمان تو ہو ویگا مجکو بتا

دیا تب یہ اوسنے جواب خلاف ۔ کہ اس امر سے مجبور کیئے معاف
لکھون تیرے مالک کو شہ نی کہا ۔ ہوئی ہے جو ای شخص تجسے خطا
کہا اوسنی بیشک وہ اب کیجیی ۔ خطا کچھہ ہوئی ہو تو لکھ بھیجیے
جواب اوسکا جسوقت شہ نے سنا ۔ سوی قبلہ منھ کر کے یہ کی دعا
کہ اسوقت یارب یہ باتین کرے ۔ ہے یہ شخص جامہ جو پہنے ہوے
کہا پھر یہ مینزاب سے ایکبار ۔ یہ جامہ جو پہنے ہے اوسکو اوتار
تو اوس نے بحکم امام ہدا ۔ وہ جامہ اوتار از مین پر رکھا
اوسی وقت وہ جامہ گویا ہوا ۔ سفر کا سب احوال اوسنی کہا
کہ یہ ہدیہ بھیجا تہا جب شاہ نے ۔ امین تحایف کیا تہا اسے
یہ اقرار تہا اوس نی اوسدم کیا ۔ کہ مجسے خیانت نہوسکے ذرا
تو ہے ایک منزل کا یہ ماجرا ۔ کہ منہ برسا اوس روز حد سے سوا
ہوئی الغرض جب وہ منزل تمام ۔ کیا ایک جا پر پھر اسنے مقام
کنیز آئی ہے یہ جو ہدیہ مین یہان ۔ یہ پاس اوسکے بیٹھی تہی باعز و شان
سب اقرار بھولا ہوا بی قرار ۔ الگ لے گیا اسکو یہ ایکبار
کہون کیا کہ پھر کیا دیانت ہوے ۔ امانت مین اسکی خیانت ہوئی
بیان جب یہ جامہ کا اوسنی سنا ۔ کہا ہے یہ سب جھوٹ سرتا بہ پا
یہ مینزاب نے سنکے اوسدم سخن ۔ اوٹھا کر وہ جامہ کیا زیب تن
گریبان کیا اپنا جامہ نی چست ۔ گھوٹا حلق اوسکا ہوا سخت سست
دبایا گلا ایسا جامی نے تنگ ۔ سیہ ہوگیا ساری چہرے کا رنگ
وہ جسدم قریب ہلاکت ہوا ۔ یہ جامہ سے ارشاد حضرت ہوا
مگر تو ہلاک اب اسی چھوڑ دے ۔ ہے اولی ہلاک اسکو مالک کرے

ہوا جب یہ حکم شہ نامور
کیا اوسنی جامہ نی تب درگذر

یہ فرمایا پہر شہ نے میزاب سی
صدا آیا جو لایا ہے لیجا اسے

یہ تب اہل صحبت نی شہ سے کہا
شہ ہند کو رنج ہوگا بڑا

کنیز اسکو حضرت تو واپس کرین
سوا اسکے تحفے جو ہین اونکو لین

کیا عرض کو اونکی شہ نی قبول
کہا تب یہ بندی نی ہوکر ملول

کہ مالک کو میرے نہ کچہ ہوگا باک
مجھے اس خطا پر کرے گا ہلاک

کیا اسطرحکا جب اوسنی کلام
یہ کہنے لگے اوس سے شاہ انام

قبول اب کرے تو جو دین مین
ابھی دو دن تجھے یہ کنیز حسین

یہ مانا یہ ارشاد شاہ ھدا
معہ زن وہ حضرت سے رخصت ہوا

وطن مین جو پونہچا وہ طی کرکے راہ
اوسیدم ہوا داخل بارگاہ

ہوا سامنا شاہ کا اونسے جب
تو دونو نے مجرا کیا باادب

غرض اونکا مجرا وہ جب لی چکا
وزیر ونسے اپنی یہ اوسنی کہا

کنیز اسکے ہمراہ کیون آئی ہے
ہوئی کیا نہ مقبول شہ کو کوئی شی

پہر اس بات پر عقل اوسکی لڑی
ہوئی اسنی کوئی خیانت بڑی

کیا پہر تو دونو پہ اوسنی عتاب
کہا کیا ہوا کچہ بتاؤ شتاب

یہ سنکر نہ وہ چارہ چپ رہی
جو تہی سرگذشت اوسنی بالکل کہی

قضایا یہ جس دم ہوا روبکار
کیا قتل دونو نکو تب ایکبار

پہر ایک نامہ حضرت کو اوسنی لکہا
یہ مضمون تہا بعد مدح و ثنا

کہ یا شہ کنیز آئی جسدم یہان
کیا مجہسے قصہ سب اوسنی بیان

کہانتک گذارش یہ خادم کرے
کیا قتل دونو نکو تلوار سے

کوئی حال دنیا مین ایسا نہین
کہ وہ شاہ دین پر ہویدا نہین

گواہی مین دیتا ہون شاہ زمان | کہ ہے ایک خلاق کون و مکان
محمد جو ہین جد اعلای شاہ | وہ ختم الرسل ہین بلا اشتباہ
اور اونکی وصی آب ہین شاہ ہدا | ہے کافر جسے شک ہو ہمین ذرا
یہ نامہ تو خدمت مین بھجواونگا | اور اسکی عقب اب مین خود آؤنگا
غرض ختم جدم وہ نامہ ہوا | لفافہ کیا اور روانہ کیا
جو اوسنے لکھا تھا وہ آخر ہوا | کہ خود شہ کی خدمت مین حاضر ہوا
حصول اوسکو ایمان کامل ہوا | کہ حضرت کے شیعو نمین داخل ہوا
زمانے کی شاہی وہ سمجھا ہیچ | بسر شہ کی خدمت مین کی زندگے
نہ چھوڑے شہ دین کی اوسنے قدم | گیا وہ یہ جب تک کہ ملک عدم

معجزۂ دیگر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

روایت یہ ہی ابن یعقوب سے | وہ اسطرح راوی ہین اس حال کے
سنو مجھ سے یہ ذکر اک روز کا | کہ بیٹھے تھے خیمہ مین شاہ ہدا
مین اوسوقت خدمت مین موجود تھا | کہ ایک شامی صحبت مین وارد ہوا
کیا یہ کلام اوسنے بعد از سلام | کہ شاہا وطن ہے میرا ملک شام
کوئی علم دنیا مین ایسا نہین | کہ جس علم کو مین نے سیکھا نہین
مین آیا ہون اسجا فقط اسلئے | کرون بحث حضرت کے اصحاب سے
یہ کہنے لگے اوس سے شاہ انام | کلام نبی سے ہے کہ تیرا کلام
یہ کی عرض اوسنے کہ شاہ انام | ہے بعض اونکا اور بعض میرا کلام
تو شریک نبی سے ہے یہ شہ نے کہا | جواب اوسکا برعکس اوسنے دیا
کہا شہ نے تو نے سنی ہے وحی خدا | پھر اسکی ہی انکار اوسنے کیا
تو فرمایا شہ نے کہ مثل نبی | اسی طرح واجب ہی طاعت تیری

ہوا اوسکو اسکا بھی انکار جب / یہ کہنے لگے مجھ سے شاہ عرب
کہ اس متکلم کے ماقبل سے / بنائی ہے کچھ حجت اپنی سے لئے
ذرا جاکے دیکھو تو بیرون در / وہان کوئی اہل سخن ہو اگر
بلا لاؤ اوسکو یہان اسلئے / کہ اس شخص سے گفتگو وہ کرے
غرض پھر مین حضرت سے رخصت ہوا / اوسی وقت ان سبکو حاضر کیا
محمد تھے حمران وقیس وہشام / اوپی تیغ تھے اون کی گویا کلام
سخندان و ذی عقل و اہل کلام / کہ تھے سب وہ اصحاب شاہ انام
پئے گفتگو تھے جو حاضر ہوئے / تو شامی سے تقریر کرنے لگے
کہ خیمہ سے دیکھا یہ تب شاہ نے / کوئی شخص آتا ہے یہان دور سے
کیا پھر یہ حضرت نے سب سی کلام / یہ آتا ہے جو ہے یہ بیشک ہشام
غرض آکے پونہچا جو وہ نیک نام / تو دیکھا کہ ابن حکم ہے ہشام
بٹھایا اونھین سبنے پھر اپنے پاس / کہ وہ تھے غلام شہ حق شناس
تب ارشاد سب سے یہ شہ نے کیا / ہے دل اور زبانسے یہ ناصر میرا
ہوا پھر یہ شامی کو حکم امام / کہ آغازہ کر اس پسر سے کلام
سنا جب یہ شامی نی حکم امام / مخاطب ہوا تب وہ سوی ہشام
لگا کہنے مجکو یہ ہے آرزو / امامت مین حضرت سے ہو گفتگو
سوال اوسکا جس دم اونہو نی سنا / کہا تو بتا حال اب خلق کا
ہی اس پر عنایات رب جہان / کہ یہ اپنے اوپر ہے خود مہربان
تو یہ سنکی شامی نے اونسے کہا / کہ ہے مہربان اس پہ رب علا
جواب اوسکا یہ سنکی بولی ہشام / دئے جا ابھی تو جواب کلام
بتا تو وہ ہی دین و مذہب مین کیا / جو ہی خلق کے ساتھ لطف خدا

کہا اوسنی یہ ہے وہ لطف خدا ۔ دلیل اور حجت کو قایم کیا
ہشام اوسے یہ سنکی کہنے لگے ۔ ہے دشوار تجکو جو مہلت ملے
بتا وہ دلیل اور حجت ہی کیا ۔ کہا اوسنی وہ ہین رسولؐ خدا
یہ بولے کہ اب تجھے یہ بتا ۔ گئے خلد مین جب رسولؐ خدا
تو بعد اونکی ہے کون حجت دلیل ۔ کہ ہو دین مین وہ ہمارا کفیل
جواب اسکا شامی نے پہر یہ دیا ۔ ہے حکم نبیؐ اور کتاب خدا
یہ بولے کہ اونسے یہ ہوویگا صاف ۔ کہ واقع ہے جس شی مین اختلاف
وہ بولا کہ ممکن ہے رفع نفاق ۔ یہ بولے کہ پہر کیون نہین اتفاق
تو کیون گفتگو کرنے آیا ہے یہان ۔ تیری عقل بس ہے یہی تیرا گمان
کہ دو مختلف ایک عقل بشر ۔ ہے مشکل کرے جمع اک قول پر
ہوا ختم جب یہ کلام ہشام ۔ رہی پہر نہ شامی کو تاب کلام
تب اوس وقت شامی سے شہ نے کہا ۔ بتا تو کہ اب کیون ہے ساکت ہوا
کہا اوسنی کہتا ہون گر یہ صاف ۔ نہین ہم مین اور تم مین کچہ اختلاف
تو ہوتا ہون اسی مکابر مین اب ۔ اگر مین یہ کہتا ہوا اسکا سبب
کہ حکم نبی اور کتاب خدا ۔ تخالف کو کرتے ہین دونو جدا
کہون اسکے مین کسطرح برخلاف ۔ کہ ہے ہم مین تم مین بہت اختلاف
مگر ہے یہ اک امر باقی ابہی ۔ کرون گفتگو مثل اسکے کوئی
تو فرمایا شہ نے وہ کر تو خطاب ۔ ابہی پائیگا یہان سے اوسکا جواب
ہوا جب یہ حکم امام انام ۔ اعادہ کی اوسنی دلیل ہشام
غرض تہی ہشام اوسی جو کہہ چکے ۔ وہی کلمے شامی نے اونسے کہے
کہ خالق خلایق یہ ہے مہربان ۔ دیا آپ پر خود ہے شفقت کنان

سوال اوسکا یہ سنکے بولی ہشام | کہ ہے مہربان خالق ذوالکرام
یہ بولا کرو مجھپہ اب یہ عیان | مین کرتا ہون اسدم جو تمسے بیان
پئے خلق ایسے دلیل یقین | خدا نے معین ہے کی یا نہین
کہ ہو باعث اتفاق اسکے صرف | کرے دفعہ اسمین جو ہو اختلاف
اور اک امر یہ ہووے اسکے سوا | کہ باطل سے حق کو کرے وہ جدا
وہ بولے کہ تھے ابتدا مین نبیؐ | ہین بعد اونکے جو جو ہین اونکی وصی
یہ بولا وہ ہین کون آگہ کرو | کہ ہین جو بجاے شہ نیک خو
وہ بولے کہ اسوقت یا قبل ازین | یہ بولا کہ اسوقت جو ہے امین
یہ شامی سے جسدم اونھون نے سنا | اشارہ سوے شہ کیا اور کہا
کہ لے دیکھ یہ ہین امام ھدیٰ | یہی ہین بجاے شہ انبیا
خدا نے یہ رتبہ ہے انکو دیا | بتاتے ہین احوال ارض و سما
تجھے ہو جو منظور دریافت کر | بتاوینگے تجکو شہ بحر و بر
جو پہونچا ہے علم انکو میراث کا | وہ حضرت سے تا رسولؐ خدا
یہ بولا جو اسوقت تمنے کہا | یہ کس طرح معلوم ہو گا بھلا
وہ بولے کہ جو دل مین آئی تیرے | ابھی شاہ سے تو ابھی پوچھ لے
یہ بولا کوئی عذر باقی نہین | مین پوچھو بتائین اوسی شاہ دین
یہ فرمایا شامی سے تب شاہ نے | نہین اوسکی باقی ہی حاجت تجھے
خبر خود مین دیتا ہون اسکی تجھے | تیرے سیر کی اور سفر کی تیرے
امیر اب سخن کو نہ یہان طول دو | عبارت بہت ہی خلاصہ کہو
شروع سفر انتہاے سفر | کہا شہ نے سب ماجراے سفر
کہ شامی نے جب حال اپنا سنا | قسم کہا کے شہ سے یہ کہنے لگا

کہ صدقت واللہ یا شاہ دین — جو فرمایا شہ نے یہ سب ہے یونہین
غرض پڑھکے کلمہ یہ اوسنے کہا — کہ مین آج دل سے مسلمان ہوا
نہ تھا پہلے ایمان میرا درست — ہوا آج سامان عقبا درست

معجزہ جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

روایت یہ لکھتے ہین ابن حماد — یہ حضرت کا اعجاز ہے مجکو یاد
امیر امم شاہ گردون مقام — کہ موسے کاظم علیہ السلام
مدینے سے صحرا کے جانب چلے — تو مجکو بھی ہمراہ لیتے گئے
ہوا جب کہ صحرا مین شہ کا گذر — تو ناگاہ اک شخص آیا نظر
یہ دیکھا وہ جاتا ہے روتا ہوا — سبب اوسسے رونیکا پوچھا گیا
غرض اوس نے یہ حال اپنا کہا — میرا خر تھا اور اوسپر اسباب تھا
تو اس دشت مین جب مین وارد ہوا — گری برق اوس پر فنا ہو گیا
وہ سب بار ہے اب زمین پر پڑا — نہین اتنی طاقت کہ خود لون اوٹھا
ہوا تھا ابھی ختم اوس کا بیان — مسافر کئی اور آئے وہان
پھر اوس صاحب خر سے شہ نے کہا — کہ شاید میرا ہو نہ وہ خر تیرا
کلام امام اوس نے سنکر کہا — کہ مین تو ہون اس رنج مین مبتلا
اور آپ اوسپہ ہنستے ہین موہنہ دیکھکر — نہین رحم کرتے میرے حال پر
کہا شاہ نے ہے تجھے کچھ خبر — کہ زندہ ہو جس امر سے تیرا خر
یہ کہکر جو ساکت ہوئی شاہ دین — ہوا اور وہ اوس سے اندوہگین
غرض اوٹھکے وہ شخص اور شاہ دین — گئے لاشۂ خر کے جس دم قرین
تو وہ سب مسافر بھی آئے وہان — کہ وہ لاشۂ خر پڑا تھا جہان
کیا پہلے ارشاد کچھ شاہ نے — اوٹھا کر پھر ایک چھب ماری اوسے

پڑی لاش پر جب وہ چوب شجر ‎ اوٹھا زندہ ہوکر اوسی دم وہ خر
تب اوس صاحب خر سے شہ نے کہا ‎ کہ لے اپنا خر اور یہان سے تو جا
وہ جب ہوکے رخصت روانہ ہوا ‎ یہان ان سبھون نے یہ شہ سے کہا
ہمین اپنا اب نام بتلائیے ‎ حسب اور نسب کیا ہے فرمائیے
حقیقت مین یہ امر اعجاز ہے ‎ ہوا ہے یہ جو کچھ خدا ساز ہے
کہ اسوقت خر کو جو زندہ کیا ‎ یہ عیسیٰ مریم کا اعجاز تھا
تب ابن حماد اونسے کہنے لگے ‎ کرون تمکو آگاہ اس حال سے
وہ اعجاز جو انبیا کو دیے ‎ خدا نے وہ انکو عطا سب کیے
یہ ہین جانشین شہ انبیا ‎ یہ ہین بندۂ خاص رب علا
کیا تمنے دریافت جو انکا نام ‎ یہ موسی کاظم ہین شاہ انام
یہ سنکر کہا سب نے یا شاہ دین ‎ کہ لتعلیم ہو ہمکو دین مبین
غرض شہ نے کلمہ پڑھایا اونھین ‎ اور آئین دین سب بتایا اونھین
مسلمان ہوے تھے جو سب یکبار ‎ نصارا تھے دس اور یہود تھے چار

معجزۂ حضرت امام رضا علیہ السلام

روایت یہ احمد نے یون ہی لکھی ‎ امام رضا کی اس اعجاز کی
کہ جاتے تھے یہان سے خراسان شاہ ‎ ملا شہر بغداد مابین راہ
رجب نام حامی اک تھا وہان ‎ کہ تھا وہ محب امام زمان
سنا اوسنے آتے ہین شاہ ہدا ‎ خوشی سے عجب حال اوسکا ہوا
ہوئی جوش زن دل مین الفت کی لہر ‎ گیا پیشوائی کو بیرون شہر
تو جسدم مشرف وہ شہ سے ہوا ‎ باعزاز پھر اپنے گھر لے گیا
ہوئے داخل خانہ جب شاہ دین ‎ زیارت کو آئے بہت مومنین

کئی روز کے بعد پھر شاہ نے ۔۔۔ یہ ارشاد فرمایا اوس شخص سے
کہ تو گرم کر آج حمام کو ۔۔۔ ہر اک حوض بھی وسکا پر آب ہو
تو اس رات کو آج آؤن وہان ۔۔۔ یہ سنتی ہی ارشاد شاہِ زمان
رجب کو عجب عید اسکی ہوئی ۔۔۔ درستی لگا کرنے حمام کی
کیا خادمون سے یہ اوسنے بیان ۔۔۔ کوئی غیر آنے نپائے یہان
سنو یہان سے اک اور یہ ماجرا ۔۔۔ مریض اک وہان قرب حمام تھا
غرض تھا یہ اوس شخص کو عارضا ۔۔۔ کہ مبروص تھا سر سے وہ تا بہ پا
یہ آتی تھی بو اوسکے اندام سے ۔۔۔ کہ اہل محلہ پریشان تھے
شب و روز رہتا اندوہگین ۔۔۔ نہ تھی اتنی طاقت کہ جاتا کہین
تو اوس دن کسی نے یہ اوس سے کہا ۔۔۔ یہان آج آئینگے شاہ ہدا
جو حمام ہے تیرے گھر کے قرین ۔۔۔ نہائینگے اوس مین امام مبین
یہ سنکر نہایت ہوا وہ خوشی ۔۔۔ نہ طاقت تھی گو اوسمین رفتار کی
پھر شکل بستر سے اپنے اوٹھا ۔۔۔ اوسی وقت حمام مین وہ گیا
جلاتا تھا جو شخص آتش کدہ ۔۔۔ دیا زر اوسی اور یہ مطلب کہا
یہ مینے ہے اسدم کسی سے سنا ۔۔۔ نہائینگے یہان آج شاہ ہدا
تو لیجا کے حمام مین تو ابھی ۔۔۔ بٹھاوے مجھے ہو جو گوشہ کوئی
کہ حضرت کی مجھ پر نظر جب پڑی ۔۔۔ تصدق سے اونکے شفا ہو مجھے
یہ سنکر بہت رحم اوس پر کیا ۔۔۔ پھر اک گوشہ مین جا کے بٹھلا دیا
شب آئی تو وہان لوگ لائی چراغ ۔۔۔ پئی شمع ایمان جلائے چراغ
اگر عود و عنبر جلایا گیا ۔۔۔ ہوا سارا حمام رشک ختا
بھرے حوض بھی جبکہ پر آب سب ۔۔۔ تو حمام مین لایا شہ کو رجب

غرض بیٹھے جسوقت شاہ ہدا — وہ بیمار ناگاہ حاضر ہوا
بس آتے ہی شہ کے قدم پر گرا — یہ رو رو کے احوال اپنا کہا
زمانہ کے ہین آپ حاجت روا — مجھے دیجئے اس مرض سے شفا
بہت اسکو پایا شاہ عرصہ ہوا — مرض مین برص کے مین ہون مبتلا
یہ دیکھا رجب نے تو حیران ہوا — بہت اپنے دلمین پشیمان ہوا
یہ چاہا کہ جلدی ہٹا دون اسے — ہوے شاہ مانع کہ ایذا ندے
رجب سے یہ فرما کہ اوٹھے جناب — اور اک حوض سے لیکے کانسے مین آب
پھر اوس پر پڑھا سورہ فاتحا — یہ لطف وکرم اور اوپر کیا
کہ دست مبارک سے خود شاہ نے — گرایا اوسے سر پہ مبروص کے
اوسی دم ہوی اوسکو حاصل شفا — کہ گویا کبھی وہ نہ بیمار تھا
وہ پایا نہ تھی اوسکو جسکی امید — بدن ہوگیا سارا سرخ وسفید
رجب سے یہ فرمایا پھر شاہ نے — کہ لے جا کے باہر بٹھا تو اسے
اور اک جامہ جامونسے لیکر مرے — جو بہتر ہو سب مین پہنا دے اسے
نہ آؤ نہین جب تک کہ حمام سے — یہ حمام کے در پہ بیٹھا رہے
یہ ارشاد حضرت جب اوسنے سنا — رجب کر کے تعمیل حاضر ہوا
غرض شاہ جب غسل فرما چکے — بر آمد ہوے آپ حمام سے
شفا یافتہ تھا جو بیٹھا ہوا — قدم پر گرا شہ کے اور یہ کہا
کہ مین دل سے حضرت کا شیعہ ہوا — شرف مینے پایا اب اسلام کا
عزیزون نے اوسکے یہ جسدم سنا — شفا پا کے وہ شہ کا شیعہ ہوا
غرض شہ کی خدمت مین آئے وہ سب — ہوئے شیعہ ایمان لائے وہ سب
رجب نے کیا اونکا جسدم شمار — زن و مرد تھے سب وہ کچھ کم ہزار

معجزۂ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

علی ابن خالد نے یہ ہے لکھا ۔ مین سامرہ مین جس زمانہ مین تھا
غرض ہے یہ اک روز کا ماجرا ۔ کسی شخص نے مجھسے آکر کہا
ہے اک شخص کل یہان بقید ہوا ۔ فرستادہ ہے حاکم شام کا
جو تہا حاکم شام محنت اثر ۔ محمد تھا عبد الملک کا پسر
کیا مینے اوسدم یہ دل مین خیال ۔ اگر ہون چلکے دریافت اب اوسی حال
یہان آکے تو قید کیون کر ہوا ۔ سبب اسکا اے شخص مجکو بتا
غرض پھر اوسی دم وہان مین گیا ۔ کہ جس جا وہ آفت زدہ قید تھا
نگہبانونسے اذن جب لے چکا ۔ تو مین قید خانے کے اندر گیا
وہان دیکھا اسطرح محبوس کو ۔ کہ ہے پا بجولان و مردنیکو
کلام اوسکا جسوقت مینے سنا ۔ وہ ذی عقل و ذی علم ظاہر ہوا
سخن جو تھے اوسکے وہ سب عجب تھے ۔ روایات دلچسپ و مرغوب تھے
یہ احوال پھر اپنا اوسنے کہا ۔ مین اے شخص باشندہ ہون شام کا
تو ہے ایک قریہ وہان قرب شام ۔ ہے راس الحسین اوسکا مشہور نام
وہان اس زمانے مین مین بھی گیا ۔ اور اک شب تھا مسجد مین بیٹھا ہوا
خدا کی عبادت مین مشغول تھا ۔ کہ ناگاہ اک شخص وارد ہوا
جلالت سے اوسکے مین دلمین ڈرا ۔ بغور اوسکے چہرے کو دیکھا کیا
کہ اتنے مین اوسنے یہ مجھسے کہا ۔ کہ اوٹھ یہانسے اور میرے ہمراہ آ
مین پھر ساتھ اوسکے روانہ ہوا ۔ ابھی تھوڑے رستی کو تہا طے کیا
ان آنکھونسے اوسدم یہ ہون کیا دیکھتا ۔ کہ مین مسجد کوفہ مین ہون کھڑا
ادا کی وہان اوس جوان نے نماز ۔ ہوا مین بھی اوس فیض سے سرفراز

غرض جب وہانسے بھی ہم وہ چلے
مدینے مین بے وقفہ داخل ہوے

جو ہے مسجد خاتم انبیا
قرار اوسمین پہر اوس جوان نے لیا

نبیؐ پر کہا پہلے اوسنے سلام
پڑھی پھر زیارت بشوق تمام

غرض بعد اوسکے بعجز و نیاز
ادا کی زیارت کی اوسنے نماز

مین طاعت سے اوسکے نہ باہر ہوا
پڑھا اوسنے جو کچھہ وہ مینے پڑھا

تو بعد اوسکے وہانسے روانہ ہوے
اوسی طرح بے وقفہ کعبہ مین سے گئے

کیا کعبہ کا اوس جوان نے طواف
کیا مینے بھی ساتھ اوسکے طواف

وہ کعبہ سے جسدم روانہ ہوا
تو پھر اوسکے ہمراہ مین بھی چلا

مجھے تھوڑے عرصہ مین آیا نظر
وہی ملک شام اور وہی اپنا گھر

کہ اتنے مین وہ شخص غایب ہوا
تعجب ہوا مجھکو حد سے سوا

پھر اک سال کے بعد آیا وہ شخص
اوسی طرح تشریف لایا وہ شخص

اوسی طرح ہمراہ پھر لے گیا
اوسی طرح پھر گھر مین پوہنچا دیا

پوہنچتے ہی پھر گھر مین آیا خیال
کہ یہ کون ہے پوچھو اب اسی حال

غرض اوس جوان سے یہ مینے کہا
کہ جسنے یہ کی تجکو قدرت عطا

اوسی کی قسم ہے کہ مجکو بتا
ترا نام کیا ہے تیری قوم کیا

تو ارشاد اوسدم یہ مجسے کیا
محمدؐ ہون ابن امام رضا

یہ اسم مبارک جو مینے سنا
تو فوراً مین قدمون پہ اونکے گرا

اوٹھا جب قدم شہ کے مین چوم کر
تو حضرت مجھے پھر نہ آئے نظر

یہ اک شخص سے مینے اکدن کہا
کہ گذرا ہے مجھہ پر یہ سب ماجرا

غرض مجھہ سے یہ سنکے اوس شخص نے
کہا جاکے سب حاکم شام سے

یہ احوال حاکم نے جسدم سنا
دیا حکم اوسنے میرے قید کا

خلاصہ یہ کرتا ہون تجھسے بیان
وہانسے مین مجوس آیا یہان
تو یہانسے علیؑ نے پہر اب یون لکھا
کہ قبل اسکے زیدی تہا مین برملا
یہ قصہ جو قیدی سے مینے سنا
ہوا دفعتہ مجھہ پہ فضل خدا
میرا دین و ایمان کامل ہوا
کہ حضرت کے شیعون مین داخل ہوا
اقارب تھے اسّی نفر سب میرے
وہ سب لوگ بھی دلسے شیعہ ہوے

معجزہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام

ہے یحیی ابن ہرثمہ نے لکھا
ابو الفضل حاکم تھا سامرہ کا
تو اک روز اوسنے بلا کر مجھے
کہا ہے بلایا تجھے اس لئے
تحایف کا اسباب مین دون تجھے
مدینہ کی پہر یہانسے تو راہ لے
وہ اسباب پہر دیکے مجھسے کہا
علیؑ نقی ہین وہان پیشوا
یہ اسباب تو جاکے دینا اونہین
بہ تعظیم پہر وہانسے لے آو انہین
مرخص مین ہو کر وہانسے چلا
حفاظت کو لشکر میرے ساتھ تھا
تو اوس فوج مین ایک سردار تھا
اوسے آل احمدؐ سے انکار تھا
اور اک شیعہ کاتب بھی ہمراہ تھا
وہ تھا آل اطہر پہ دل سے فدا
کیا کرتے تھے بحث وہ دین کی
نہ ہوتا تہا مین دخل اوسمین کبھی
ہوئی ختم جب نصف راہ سفر
ہوا ایک صحرا مین اکدن گذر
نہ بستی کوئی اور نہ کوئی شجر
نہ تھا منزلون وہان نشان بشر
وہ افسر جو دشمن آئمہ کا تھا
یہ کاتب سے اوس روز کہنے لگا
علیؑ ہین جو پہلے تمہارے امام
ہے مشہور سب مین یہ اونکا کلام
نہین ہے جہانمین کوئی ایسی جا
ہوئی ہو نہ جس جا لحد کی بنا
نہین ہے جہان قبر ایک بھی
بنے گی وہان بھی یقینے کبھی

کہا پھر یہ کاتب سے سچ ہی بتا کہ ہے راست کاتب نے اوسی کہا
کلام علی جھوٹ ہوتا نہین یہ سنکر لگا کہنے تب وہ لعین
ذرا دیکھہ صحرا کو اے بے خبر اگر ہوتے اس دست مین کچھہ بشر
تو مرتے وہ اور دفن ہوتے یہین اسی سے نہین ہمکو اسکا یقین
یہ سنتے ہی کاتب تو ساکت ہوا کہا مینے سچ ہے یہ کہنا تیرا
یہ صحرا ہو قبر و نشے پر ہے محال یقین اسکا لانا ہے بیجا خیال
غرض چند روز و مین پونہچا وہان کہ تھا مجکو منظور جانا جہان
مین جسدم مدینہ مین داخل ہوا اوسی دم گیا پیش شاہ ہدا
پونہچتے ہی حضرت کو مجرا کیا اور اسباب دیکر یہ مینے کہا
خلیفہ نے شہ کو کیا ہے طلب چلین یہان سے سامرہ شاہ عرب
سنا یہ تو فرمایا تب شاہ نے کرونگا سفر بعد دو روز کے
مین سامان سفر کا مہیا کرون تو بعد اوسکے ہمراہ تیرے چلون
یہ سنکر مین حضرت سے رخصت ہوا اوسی وقت پھر اپنے لشکر گیا
مین جب دوسرے روز حاضر ہوا تو دیکھا وہان مینے یہ ماجرا
کہ ہے گو کہ گرمی کا موسم ابھی یہ پرسہ ہے فکر پوشاک سرمائی کی
یہ خیاط سے کہہ رہے ہین امام کہ پوشاک کل سیکے دے وقت شام
یہ پھر مجھہ سے بولے شہ نیکخو اسی طرح کا تم بھی سامان کرو
کہ ہے کوچ پرسون یہان سے میرا جواب اسکا شہ کو نہ مینے دیا
غرض جب مین صحبت سی شہ کی اوٹھا تو اوسوقت یہ دل سے کہتا چلا
نہین جانتے کیا حال سفر نہین نکلے گویا یہ بیرون در
کہ ہے بنیش دنکی تو کل یہان سے رو اور اوسپر یہ سامان کرتے ہین شاہ

تو یہ دل سے باتین مین کرتا ہوا — اوسی طرح منزل پہ اپنے گیا
ہین پھر تیسرے دن جو پہنچا وہان — تو دیکھا یہ سامان شاہ جہان
کہ پوشاک وہ سب جو کچھہ تھی نئی — وہ حضرت نے اپنے غلامونکو دی
سوا اسکے سامان سفر کا تمام — ہے موجود سب پیش شاہ انام
خلاصہ ہی یحیی نے اس جا لکھا — روانہ ہوے جب کہ شاہ ہدا
معہ فوج پھر ساتھہ مین بھی چلا — کئی روز کے بعد آئی وہ جا
کہ قبرونکا جس جا ہوا تھا بیان — پہر دن تھا باقی جو پہنچے وہان
یہ اوسدم ہوا کو تغیر ہوا — بحکم خداوند ارض و سما
اوٹھی پھر وہ گھنگھور کالی گھٹا — چراغ فلک جس سے مخفی ہوا
چلی اسطرح سے ہوا تند و تیز — زمین پر ہوا آسمان خاک ریز
وہ اندھی سیہ الحذر الامان — ہوا تیرہ و تار سارا جہان
سیاہی یہ اوسدم نمودار تھی — نہ تھا دن وہ گویا شب تار تھی
غرض پھر وہ شدت کی بارش ہوئی — سنی تھی نہ ہمنے نہ دیکھی کبھی
وہ بارش کا شور اور وہ زور ہوا — سمندر کا طوفان ہے کہنا بجا
چھپے دیدہ خلق سے غرب و شرق — چمکنے لگی سبکی آنکھونمین برق
گرجنے لگا رعد کانپے جگر — کئی ساعت اولے پڑے خاک پر
نظر برف آنے لگی راس و چپ — چڑھی سبکو سردی سے جاڑے کی تپ
زمین پر ہوا عالم زمہریر — جوان بھی خمیدہ ہوے مثل پیر
ہوا مین پھر ایسی برودت ہوئی — کہ سب فوج کی غیر حالت ہوئی
وہ جامے جو حضرت کے ہمراہ تھے — غلامونکو کاتب کو سب نے دئے
کہا ایک خادم سے پھر شاہ نے — کہ یحیی کو بھی اسمین سے کچھہ تو دے

تو جسدم وہ کپڑے عنایت ہوے
وہ ہم سینے پھر زیب تن سب کئے

وہ بارش نہ تھی تھا وہ قہر خدا
ہوئی تھی وہ لشکر پہ نازل بلا

ہوئی رات دنکی نئی بات تھے
سیاہی وہ کیا تھی کہ ظلمات تھی

کیا گرم جاڑے نے بازار موت
ہوے سیکڑون ناری اوسر فوت

بچے کیا غضب ہو جو معبود پاک
بہت لوگ اوسدم ہوے تب ہلاک

چلی فوج پر جب وہ تیغ اجل
سیہ بختی ظاہر ہوئی فی المثل

کہ دیکھا سبھون نے وہ روز سیاہ
وہ شبخون تھا یا تھا قہر الہ

بہت تیز اسدم ہے تیغ زبان
کرون اب مین شبخونکی صورت بیان

گھری فوج قہرے خدا مین تمام
وہ شبخون تھا گویا پئے اہل شام

وہ ابر سیہ تھا نہ اوس فوج پر
دم جنگ ڈھالین تھین لائے سپر

چمکتی تھے بجلی نہ وہ بار بار
چمکتی تھین تیغین دم کارزار

گرجتا جو تھا رعد وہان بر محل
تو گویا وہ بجتا تھا جنگی دہل

برستی تھے اولے کہ پیش نظر
لڑائی مین گرتے تھے کٹ کٹکے سر

وہ بارش کا پانی نہ تھا چارسو
وہ بہتا تھا صحرا مین گویا لہو

ہی افسوس اسجا بس اسبانکا
کہ دوزخ مین پہلے وہ انسر گیا

پھر اوسدم یہ حضرت سے مینے کہا
دعا اب کرین آپ بہر خدا

کہ جلدی کہین ہو دفع یہ بلا
یہ سنکر لگے کرنے حضرت دعا

بس اوٹھتے ہی حضرت کے دست دعا
رہا ابر باقی نہ روز زہوا

ہوئی صبح گویا ہٹا ابر کیا
وہی روز روشن نمایان ہوا

کیا مجھسے ارشاد تب شاہ نے
تیری فوج مین جو اجل سے بچے

اوٹھین حکم تو جاکے یہ مے ابھی
کرین دفن مردونکو اپنے ابھی

حدیث علےؑ کا نتیجہ ہوا
کہ قبرون سے معمور صحرا ہوا

باعلان جو وقت سب نے کہا
علےؑ مرتضےٰ کا من شیعہ ہوا

امامت کا اسکے جو قایل نہیں
نبیؐ کے وہ امت مین داخل نہیں

یہ کہنا میرا جب سنا فوج نے
کئی سو نفر شہ کے شیعہ ہوے

معجزۂ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

ہے راوی ابوہاشم با خرد
خلیفہ تھا سامرہ مین معتمد

تو سامرہ کے قرب اک دشت تھا
وہ تھی ان درندونکے رہنے کی جا

سگ و کرگدن گرگ و شیر ژیان
نہ ملتی تھی انسانکو جن سے امان

غرض معتمد تھا جو ظالم بشر
ہلاکت ہوے جنکی مد نظر

بزور اوسکو ظالم نے بہیجا وہان
کہ تہا اون درندونکا مسکن جہان

تو لکہا ہے راوی نے بے قیل و قال
امام حسن عسکریکا یہ حال

حسد شہ سے رکہتا جو تہا معتمد
وہین بہیجا اونکو بھی با جد وکد

سوی دشت جب شہ روانا ہوے
خلیفہ کے کچہہ لوگ ہمراہ تھے

تو پونہچے وہان جب شہ بحر و بر
درندہ تھے وہ جسقدر جانور

پڑی جب شہ دین پہ اونکی نظر
ادب سے وہ حاضر ہوے ہمدگر

وہ سب گرگ بہی آگے حضرتکے آئے
باداب شیرون نے بھی سر جہکائے

یکایک دل اونکے پگہلنے لگے
و آنکھون کو قدمونپہ ملنے لگے

زبان فصاحت سے پہر یہ کہا
کہ برحق ہین حضرت امام ہدا

ملازم خلیفہ کے جو آئے تھے
وہ سر اپنے حیرت سے نہوڑای اتھے

غرض دیکہکر بہا انکا یہ ماجرا
ہر اک دلسے حضرت کا شیعہ ہوا

سوے شہر شاہ دو عالم چلے
وہ سب لوگ بہی وہانسے باہم چلے

ہوے داخل شہر جب شاہ دین　　گئے اپنے گھر مین امام مبین

معجزہ حضرت امام مہدی صاحب العصر والزمان علیہ السلام

لکھا ہے یہ ابن ابی ثورہ نے　　کہ پہلے تو زیدی میرے باپ تھے

جب اوس دینکو ترک اونہون نے کیا　　تو اک روز اونسے یہ مینے کہا

سبب اسکا بندے سے فرمائیے　　ہوے شیعہ کیون آپ بتلائیے

اونہون نے یہ ارشاد مجھسے کیا　　زیارت کو مین کربلا تھا گیا

تو یہ ذکر کرتا ہون اوس راتکا　　کہ جبکی سحر کو وہان سے چلا

پئے خواب بستر پہ لیٹا مین جب　　پڑھا سورہ فاتحہ مینے تب

کہ ناگاہ دیکھا یہ مینے وہان　　میرے پاس استادہ ہی اک جوان

میرے ساتھ اوسنے بھی سورہ پڑھا　　اور اوس شب اوسی گھر مین وہ بھی رہا

غرض صبح کو سوکے جب مین اوٹھا　　تو وہ شخص بستر پہ اپنے نہ تھا

کیا مینے سامان سفر کا درست　　چلا ہمرہِ قافلا ہوکے چست

ہوی ختم جب دم رہ کربلا　　تو دریا پہ پونہچا وہ سب قافلا

کنارے پہ دریا کہ دیکھا وہان　　کہ ساحل پہ موجود ہی وہ جوان

جب اوسکی نظر میرے اوپر پڑے　　تو یہ بات تب اوسنے مجھسے کہی

ارادہ ہے کوفہ مین جانیکا گر　　تو ہم تم چلین یہانسے باہمدگر

سوال اوسکا مینے بخوبی سنا　　جواب اوسکا لیکن نہ کچھ بھی دیا

تو پھر اوسنے صحرا کا رستہ لیا　　اودھر سب نے دریا کا رستہ لیا

بڑھا تھا کچھ آگے وہ سب قافلا　　کہ مجکو خیال آیا اسبات کا

ابی ثورہ افسوس کی ہے یہ جا　　نہ کیون ساتھ تو اوس جوانکے گیا

اوسی سمت کو پھر ہوا مین روان　　گیا تھا جدھر وہانسے وہ نوجوان

تو ہے ایک صحرا کا یہ ماجرا — ہوا اوس جوان کا میرا سامنا

پہر اک سمت کو وہ روانہ ہوا — مجہے اپنے ہمراہ لیتا گیا

مین ساتہ اوسکے جاتا تہا باصد سرور — کہ ایک قلعہ دیکہا مگر وہانسے دور

بہر شکل پوہنچے تو قلعہ کے پاس — مین خستہ تہا ایسا کہ تہا بی ہوش و حواس

کیا اوس جوان نے یہ اوسدم خطاب — کہ تم سو رہو ہوے اگر میل خواب

دیا رشک یوسف کو مینے جواب — کہ مجہہ پر حقیقت مین طاری ہے خواب

قرین قلعہ کے اک خرابہ بہی تہا — وہان جاکے مین چین سے سو رہا

خلاصہ یہ ہے سو کے جب مین اوٹہا — نواح نجف تہا خرابہ نہ تہا

وہان اوس جوان نے یہ مجہسے کہا — کہ اے شخص مین خوب ہون جانتا

کہ ہے اندنون تجہہ یہ عسرت کمال — کہ اے شخص تو ہے کثیر العیال

یہانسے تو کوفے کو اب ہو روان — ابی طاہر رازی اک ہے وہان

غرض اوسکے گہر پر پونہچنا تو جب — اوسی وقت کرنا بس اوسکو طلب

اوسیوقت پاس آئیگا وہ تیرے — تو پہچاننا اوسکو اس شکل سے

کیا ہوگا اک ونبہ اوسنے ہلال — لہو سے کئی ہوگا ہاتہونکو لال

اوسے دیکہکر تو یہ کرنا بیان — مجہے اک جوان نے ہی بہیجا یہان

میری شکل کا اوسکو دیکر پتا — یہہ کہنا جو ہے دفن صرہ کیا

ہے زیر حصیر اوسکا یہ ہے پتا — مجہے دے یہی اوس جوان نے کہا

غرض لیکے تو صرف کرنا اوسے — یقین ہے کفایت کریگا تجہے

یہ فرما چکا مجہسے جب وہ جوان — ہوا اسوے کوفہ مین جلدی روان

گیا جب تو اوس جا لگا کر پتا — مکان ابن رازی کا پیدا کیا

ہوا ابن رازی کا جب سامنا — تو دیکہا کہ ہاتہونمین خون ہے بہرا

بیان اوس سے پہر مینے سب وہ کیا
کہ جو اوس جوان نے تہا مجہسے کہا

کیا ابن رازی نے تب یہ کلام
بجا لائے گا حکم صاحب غلام

یہ کہکر بعجلت وہ گہر مین گیا
اور اک صُترۂ زر مجہے لا دیا

غرض صُترہ لیکر یہ مینے کہا
بتاؤ وہ ہین کون بہر خدا

تو یہ ابن رازی نے مجہہ سے کہا
ہے کافر جو اون کو نہین جانتا

وہ شاہ ہے جہان صاحب العصرؑ ہین
امام زمان صاحب العصرؑ ہین

فضایل کہون اونکی تو ہوگا طول
وہ ہین قایمؑ آل پاک رسولؐ

خدا سے اور اونسے ہے راز و نیاز
پڑہین تسبیح اونکے پیچہے نماز

مبارک زمانہ وہ جب آئے گا
جو مومن ہین اونپر یہ کہل جائیگا

یہ احوال جب مجہپہ ظاہر ہوا
مین پہر خدمت شہ مین حاضر ہوا

یہ دیکہا مین پونہچا جو حضرت کے پاس
کہ آہو اک آتا ہے وہان بے ہواس

وہ آتے ہی شہ کے قدم پر گرا
اور اپنی زبان مین یہ اوسنے کہا

کہ اک شیر آتا ہے پیچہے میرے
بچائین مجہے آپ اوس شیر سے

مجہے اوسنے مارا تو بچہ میرا
یقین ہے کہ بن دودہ مر جائیگا

بس اتنے مین وہ شیر آیا وہان
کیا اوسنے یہ حال اپنا بیان

کہ بہوکا ہون مین یا شہ نامدار
اور آکر چہپا یہان یہ میرا شکار

ہے فاقے سے گو اب میرا غیر حال
پر اب اوسکو دیکہون میری کیا مجال

مگر یہانسے بہوکا نہ مین جاؤن گا
غذا شہ کی سرکار سے پاؤنگا

کہا شہ نے ہو گی مدد غیب سے
نکالا پہر اک قرص نان جیب سے

وہ روٹی جو اوس شیر کو شہ نے دی
اوسے کہا کے یہ بات اوسنے کہی

یہ روٹی نہ تہی شہ کا اعجاز تہا
کہ اک روٹی سے پیٹ میرا بہرا

غذا سے نہ اس طرح ہوگا وہ سیر ‎ ‎ شکاری ہو کیسا ہی گر کوئی شیر
یہ کہکر وہ جسدم روانہ ہوا ‎ ‎ اوس آہو کو بھی شہ نے رخصت کیا
نظر آیا مجھکو یہ اعجاز جب ‎ ‎ کیا ترک اوس دین کو مینے تب
خدا دے یہ قدرت جسے اے پسر ‎ ‎ امام اوسکو کیونکر نہ سمجھین بشر
یہ جب باپ سے اپنے مینے سنا ‎ ‎ تو پھر مین بھی حضرت کا شیعہ ہوا
یہ پھر اپنی زوجہ سے مینے کہا ‎ ‎ کہ اوس دین کو ترک مینے کیا
میرا ساتھ گر تجھکو منظور ہو ‎ ‎ ابھی ترک کر تو بھی اوس دین کو
نہ مانا جو تونے یہ کہنا میرا ‎ ‎ نہ زوجہ تو اور مین نہ شوہر تیرا
یہ بات اوسنے اوسوقت مجھسے کہے ‎ ‎ کہ واجب ہے مجھپر اطاعت تری
مین اپنے پدر سے بھی کہہ لون اسے ‎ ‎ جواب اسکا پھر آن کر دون تجھے
یہ منظور جسوقت مینے کیا ‎ ‎ غرض باپ سے اوسنے جاکر کہا
جب اوسکے پدر نے یہ قصہ سنا ‎ ‎ قبایل کو پھر جمع اوسنے کیا
ہوے مجتمع سب تو اوسنے کہا ‎ ‎ وہی اپنی دختر سے جو تہا سنا
جواب اوسکو یہ سنکی سب نے کہا ‎ ‎ کہ ان معجزون سے یہ ظاہر ہوا
کہ بے شک یہی ہین جہانکے امام ‎ ‎ ہمین بھی نہین اسمین ہرگز کلام
وہ مذہب کیا ترک ہر ایک نے ‎ ‎ ہوے شیعہ سب صاحب العصر کے
زن و مرد آئے تھے وہ جسقدر ‎ ‎ لکھا ہے کہ سب تھے کئی سو نفر
میری زوجہ نے پھر یہ آکر کہا ‎ ‎ ہوئی شیعہ مین بھی پدر بھی میرا
نہین اونپہ موقوف اونکے سوا ‎ ‎ میرا سب قبیلہ بھی شیعہ ہوا
کوئی شخص دیکھے اگر غور سے ‎ ‎ ہین اس معجزے مین کئی معجزے
ہوئی مثنوی ختم شکر خدا ‎ ‎ امیر اب خدا سے یہ کر تو دعا

ترقی سدا ہے دین اسلام کو | تنزل رہے کفر و اصنام کو
جو شیعہ ہین عالم رہین شاد سب | نہ پہونچے کبھی دلکو انکے تعب
خصوصاً جناب محمد تقی | چراغ شبستان دین نبی
دلا مجھپہ واجب ہے انکی ثنا | کہ ہین مقتدی ہون یہ ہین مقتدا
ثنا ساے حق ہادی خاص و عام | آئمہ کے بعد اب یہی ہین امام
یہ ہین عالم علم دین مبین | یہ ہین جامع علم دین مبین
خدا نے دیا ہے وہ علم اصول | جو باتین نہین جو ہر اک کو حصول
یہ علم فقہ کے ہین ایسے فقیہ | کہ عالم یہی کہتے ہین لاریب فیہ
جو عالم ہین سب مین یہ ممتاز ہین | خدا کی طرف سے سرافراز ہین
کرم گستر دعاے مومنین | انہین کے قدم سے ہی روشن ہین
فروتن زمانے مین ایسا نہین | یہ خلق حسن ہمنے دیکھا نہین
نہ شکوہ کسی کا نہ غیبت پسند | تکلم نہین کچھہ بجز وعظ و پند
یہ باتین نکیونکر ہون انکا اصول | کہ عالم یہی ہین اور آل رسول
کرون مدح انکی مین کیونکر بیان | کہ بیشک ثنا مین ہے قاصر زبان
امیر اب خدا سے دعا مانگ بس | کہ قایم رہین یہ ہزارون برس
کیا تونے یارب انہین سرفراز | تو ہی کر عطا انکو عمر دراز
جو شیعہ ہین مداح آل عبا | ہمیشہ رہین خوش یہ اہل وفا
جو شیعہ کہ ہین ذاکر شاہ دین | نہ ہون رنج دنیا سے اندوہگین
جو شیعہ رئیسان ذیقدر ہین | سماے سعادت کے وہ بدر ہین
جو ہین شاہ ایران شہ کج کلاہ | سلیمان حشم ناصر الدین شاہ
سلامت رہے با حشم یا الٰہ | جہان مین یہ واجد علی بادشاہ

کہ فی الواقع جان عالم ہے یہ　　فلک جاہ سلطان عالم ہے یہ

یہ ہے دوستدار علیؑ و بتولؑ　　یہ ہے دل سے مدّاح آل رسولؐ

یہ ہے عاشق خاندان علیؑ　　یہ ہے حامئ شیعیان علیؑ

مراد دلی اسکی برلا شتاب　　خدایا دعا میری کر مستجاب

ہو اقبال اون سبکا یارب زیاد　　ہمیشہ رہین سب یہ آپس مین شاد

رفاہ خلایق ہے سب سے حصول　　دراز انکی عمرین ہون بہر رسولؐ

جو سادات و مومن ہین بیحد تیرے　　بہت زندہ ہین اور بہت مر گئے

گناہون کا اونکے نہین کو شمار　　مگر بخش دے سب کو تو ایکبار

تو غفّار و راحم ہے معبود ہے　　غضب سے ترا رحم افزود ہے

خدایا بحق امام حسینؑ　　ہون جنت مین داخل مرے والدین

ہین احباب شیعہ مرے جسقدر　　عزیز و اقارب بھی باہم دگر

ہین ناچیز اور میرے اہل و عیال　　خدایا رہین خوش یہ سب ماہ و سال

بصحت بعزت ہون عمرین دراز　　دعا ہو یہ مقبول اے بے نیاز

وصی نبی ہین جو بارہ امامؑ　　زبان تو نکو جنکے ثنا سے ہے کام

تجھے واسطہ انکا دیتا ہون اب　　کہ جرم و گنہ بخشدے میرے سب

شرف حج کا یارب مین پاؤن شتاب　　مدینے سے بھی جلد ہون فیضیاب

ملے بعد مرنے یہ مجکو شرف　　ہو مدفن میرا ارض پاک نجف

و یا کربلا مین ہو مدفن میرا　　میری خاک ہو اور خاک شفا

نہ آقا سے اپنے وہان دور ہون　　علی کے غلامون مین محشور ہون

ملے مجکو روز جزا بے خطر　　ہر ایک بیت کے بدلے جنت مین گھر

نظر سے جو گذرے یہ نظم متین　　دعا میرے حق مین کرین مومنین

غلط ہو کہین کچھ تو ہووی معاف	لکھین ہین یہ بیتین بہت صاف صاف

قطعہ تاریخ سال خاتمہ مثنوی تصنیف افصح الفصحا و اکمل الکملا فیضماب جناب میر نواب صاحب مونس دام برکاتہ

ہے عجب نظم معجزات امیر	کہ مشرف ہین جسکے شاعر سب
منتخب معجزے آئمہ کے	ہوے موزون اس ادب تا بہ کب
کی مددگار خیر ہین اوس نے	تجھ پہ یہ شبہ ہے عنایت رب
تیرا مونس نہ کیون سکے تاریخ	مثنوی ایسی بیمثال ہو جب

قطعہ تاریخ خاتمہ مثنوی جناب نواب مجید الدولہ میرزا محمد ابوطالب خان بہادر رستم جنگ دام اقبالہ متخلص بعاشق شاگرد رشید جناب میر نواب صاحب مونس دام برکاتہ

کیا نظم کس حسن سے معجزون کو	امیر سخنور عجب خوش بیان ہے
ہی یہ مثنوی ایسی دلچسپ و رنگین	کہ ہر بیت جسکی بہ از بوستان ہے
رقم کی یہ عاشق نے تاریخ اسکی	دلا کیا ہی گلدستۂ بی خزان ہے

۱۲۸۹

قطعہ تاریخ سال طبع مثنوی تصنیف فصیح زبان معجز بیان عالیقدر والا مرتبت جناب میر نواب صاحب مونس دام برکاتہ

بسکہ ہے یہ مثنوی مطبوع طبع	دیکھتے ہین شیعیان حق پسند
معجزے کس حسن سے موزون کئے	اے خوشا طبع امیر ارجمند
ہے نبات و قند یہ شیرین سخن	لب حلاوت سے ہوی جاتی ہین بند
مختصر مونس ہے تاریخ طبع	لکھ پسند طبع ہے نظم بلند

۱۲۸۹

قطعہ تاریخ قطعہ سال ختم مثنوی حلیم سید مرتضی صاحب متخلص بہ شافی شاگرد رشید جناب میر نواب صاحب مونس دام برکاتہ

عالی نسب و خجستہ صفات	مقبول خدائے حی و قیوم

ہمنام محمد و حسین است	از میر و امیر گشت معلوم
ان شاعر خوش بیان و خلیق است	از خلق خدا نمود مخدوم
آن زایر روضۂ مجلے	آن ذاکر بادشاہ مظلوم
آن گوہر تحریر زبانی	در رشتہ کشید دُرِ منظوم
انشاء عشری رئیس خوشخو	در ماتم سرا امام مغموم
فرمود چو مثنوی نایاب	بر صفحۂ گل نمود مرقوم
اعجاز آئمہ رہبری کرد	آسان گردید امر موہوم
این مصرع سال گفت شانی	گلدستۂ معجزات معصوم ۱۲۹۶ھ

قطعہ تاریخ سال ختم مثنوی تصنیف جناب محمد مرزا صاحب
متخلص بہ محیط شاگرد رشید جناب میر نواب صاحب مونس دام برکاتہ

زہے فیض سید محمد حسین	خوش اخلاق ذی رتبۂ عالیمقام
سخن سنج شیرین زبان نکتہ فہم	بدل جسکے مداح ہین خاص و عام
فصیح جہان شاعرِ بے نظیر	کہ شہر و نمین مشہور ہے جسکا نام
کہی مثنوی وہ جو ہے بیمثال	اسے کہتے ہین نظم معجز نظام
ہر ایک لفظ ہے رشک در ثمین	بھرین ہین بلاغت سے بیتین تمام
ہوئی اوسکی تاریخ کی مجکو فکر	کہ پایا ہے جس سال مین اختتام
ہوا یون گہربار کلکِ محیط	گل باغ ایمان یہی ہے کلام

ایضاً قطعہ تاریخ سال طبع ۱۲۹۸ھ

حق آگاہ سید محمد حسین	ثنا خوان سبطِ رسالت پناہ
خوش اقبال خورشید اوج کمال	سخن جنکا روشن ہے مانند ماہ
زہے ہین یہ شیدای آل رسول	لکھے معجزے کیا بفضل الہ

ہوئی طبع کو فکر تاریخ طبع		رہا اس تصور میں شلم وپگاہ
ندا آئی ہاتف کی لکھہ اے محیط		لکھی خوب یہ مثنوی واہ واہ

۱۲۸۸

تاریخ طبع تصنیف جناب نواب نامدار
عالیقدر والا مرتبت مصنف مثنوی دام اقباله

لگی طبع ہونے جو یہ مثنوی		بافضال رب غنی کارساز
ہوئی دلکو تب فکر تاریخ طبع		بتائید وامداد شاہ حجاز

کہا طبع نے صاف لکھہ اے امیر
کہ ہے مثنوی یہ ہدایت طراز

۱۲۸۸ ہجری

تمت بالخیر

اشتہار

اس مثنوی نظم رہنما کا حق تصنیف عالیجناب فیض مآب نواب میر محمد حسین خان بہادر دام اقبالہ نے راقم کو عنایت فرمایا ہے لہذا جملہ اہل مطابع اور سوداگرون کو لازم ہے کہ ہرگز قصد چھاپنے یا چھپوانیکا نفرماوین فقط

راقم عابد علے رضوی مالک مطبع اثنا عشری لکھنو محلہ فراشخانہ وزیر گنج
تاریخ ۲۷ ماہ ربیع الثانی ۱۲۸۸ھ

التماس

بخدمت جمیع اہل مطابع وتاجران کتب
کیخدمت مین عرض یہ ہے کہ حق تصنیف
اس کتاب کا جناب مصنف صاحب دامت برکاتہ
نے راقم کو مرحمت فرمایا ہے لہذا کوئی صاحب
قصد اسکے چھاپنے یا چھپوانیکا نہ فرماوین —

راقم

سید عابد علی رضوی